گویا اپنی اولاد کو عمدہ تعلیم و تربیت دینا اور سچے دل سے اس کی بہبود چاہنا سب کا فرض ہے۔ ان باتوں میں شردھا (اعتقاد) رکھنے اور علم کو حاصل کرنے سے وشنو پد یعنی موکش کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

وشنو پد سے دراصل کیا مراد ہے؟

لفظ وشنو اور گیا کی نسبت غلط فہمی کی وجہ سے بہت کچھ اختلاف معنی واقع ہو گیا ہے۔ چنانچہ مگدھ دیش (ملک بہار) میں سنگ تراشوں نے ایک پتھر پر انسان کے پاؤں کا نشان کندہ کر رکھا ہے، جس کا نام خودغرض پیٹ کے بندوں نے وشنو پد رکھ چھوڑا ہے۔ اور اسی مقام کو گیا کہتے ہیں۔ یہ سب لغو ہے۔ کیونکہ وشنو پد مئوکش (نجات) کا نام ہے اور نیز پران (نفس)، گرہ (گھر) اور پرجا (اولاد) کا مترادف بھی ہے لوگوں کا خیال اس لفظ کی نسبت محض غلط ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے درج کیے جاتے ہیں۔

"وشنو" یعنی محیط کل پرمیشور نے اس تمام کائنات کو تین قسم کا بنایا ہے اور پاد یعنی پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) اور پرمانو (ذروں) وغیرہ اور نیز اپنی قدرت سے اس تمام عالم کو اور اس کے اندر جس قدر موجودات ہیں ان تمام کو تین حالتوں یا درجوں میں قائم کیا ہے یعنی جس قدر کثیف یا ثقیل اور غیر روشن عالم ہے اس تمام کو زمین پر قائم کیا ہے اور جس قدر ہلکا یا لطیف مثل ہوا اور ذرے وغیرہ ہیں وہ سب انترکش (خلا بالائے زمین) میں قائم ہیں اور جس قدر پرنور روشن مثلاً سورج، گیان اندریہ (قوائے احساس باطنی) اور جیو (ارواح) وغیرہ ہیں ان سب کو پرنور آکاش یا روشنی یا حرارت میں قائم کیا ہے۔ اس تین قسم کے عالم کو ایشور نے بنایا ہے، ان میں جس قدر غیر ذی شعور اور علم و احساس سے معریٰ کائنات ہے اس کو بشکل ذرات انترکش (خلا بالائے زمین) میں قائم کیا ہے۔ یعنی تمام کرے انترکش (خلا) کے اندر قائم ہیں۔ پرمیشور کا یہ کام قابل تحسین اور شکر کے لائق ہے۔" (یجر وید۔ ادھیائے 5- منتر 15)

اس منتر کے اصلی معنی کو نہ سمجھ کر غلط فہمی سے فضول بے معنی کہانی گھڑ لی۔ لفظ وشنو سے محیط کل پرمیشور مراد ہے جو تمام کائنات کا بنانے والا ہے اس کا نام پوشا بھی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں نرکت کا مصنف لکھتا ہے کہ

"پوشا اسے کہتے ہیں۔ جو سب جگہ محیط ہو۔ اسی کو وشنو کہتے ہیں۔ لفظ وشنو وشی

(سرایت کرتا ہے) سے بنتا ہے یعنی جو تمام ساکن و متحرک کائنات میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اور ہر جگہ موجود یا حاضر و ناظر اور غیر مجسم ہونے کی وجہ سے سب کے اندر سمایا ہوا ہے' اسی ایشور کو وشنو کہتے ہیں۔ اس بارہ میں مندرجہ ذیل رچا (6) یعنی منتر شاہد ہے۔"
(نرکت ادھیائے 12- کھنڈ 17)

یاسک آچاریہ اسی منتر کی شرح اس طرح کرتے ہیں۔

"جس قدر یہ کائنات موجود ہے اس تمام کو وشنو یعنی محیط کل ایشور نے اپنی صنعت کاملہ سے بنایا ہے اور تین قسم کے عالم کو (جس کی تشریح اوپر کی گئی ہے) اسی ایشور نے قائم کر رکھا ہے۔ وشنو پد یعنی موکش کو حاصل کرنے کے لئے جیو اور پران زینہ ہے جس طرح انسان کا سب سے عمدہ عضو پرکرتی سے بنا ہوا سر ہے۔ اس طرح ایشور کی قدرت جیو اور پران کے طبقات اعلیٰ میں قائم ہے۔ چونکہ ایشور کی قدرت غیر متناہی ہے اس لئے وہ جیو اور پران کے اندر بھی موجود ہے اور چونکہ یہ سب اس ایشور کی قدرت سے قائم ہیں۔ اس لئے ایشور کا نام وشنو پد ہے یہ تمام عالم محافظ و محدود اس محیط کل پرمیشور کی ذات میں قائم ہے۔ انترکش (خلا بالائے زمین) میں جس قدر عالم ذروں کی حالت میں موجود ہے۔ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ تمام موجودات ظاہری انہیں ذروں سے اتصال پا کر حالت محسوس میں آتی ہیں اور تمام کائنات عالم شہود میں آ کر پھر (پرلے کے وقت) اسی ایشور میں سما جاتی ہے۔ (نرکت ادھیائے 12- کھنڈ 18)

اس معنی کو نہ جان کر برائے نام فرضی پنڈتوں نے جھوٹی کتھائیں بنا کر مشہور کر دیں۔

سچے تیرتھ کیا ہیں؟

اسی طرح جو تیرتھ آریہ لوگوں کو وید کے منشاء کے مطابق ماننے چاہئیں وہ بھی مروجہ تیرتھوں سے مختلف ہیں۔ جو تمام دکھوں کو چھڑا کر انسان کو سکھ دے سکے اسی کو تیرتھ ماننا چاہئے۔ آج کل کی جھوٹی کتابوں میں جو جل تھل (خشکی اور پانی) کا نام تیرتھ بتلایا جاتا ہے وہ وید کے منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اصلی تیرتھ یہ ہیں:-

"جو شخص "اتی راتربرت" (7) کو جو "پرایہ نیہ (8) یگیہ" کا جزو ہے۔ پورا کر کے اسنان کرتا ہے اسے تیرتھ کہتے ہیں اس تیرتھ میں نہا کر انسان پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو "ادے نیہ (9) یگیہ" کے متعلق جملہ رفاہ عام کے کاموں کو پورا کر کے اسنان

کرتے ہیں اسے تیرتھ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ انسان کو دکھ کے سمندر سے پار اتار دیتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 12- ادھیائے 2- براہمن 5- کنڈکا 1 دھ)

"انسان کو چاہئے کہ کسی جاندار کو ایذا نہ دے۔ یعنی سب کے ساتھ دشمنی کو چھوڑ کر محبت سے پیش آوے۔ مگر جو بات تیرتھوں (ویدوں اور سچے شاستروں) کے خلاف ہے ان میں سزا دینا فرض ہے مثلاً جس مقام پر مجرم کے لئے سزا دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کی تعمیل واجب ہے۔ یعنی جو پاکھنڈی وید اور سچے دھرم کے مخالف اور چور وغیرہ ہیں ان کو ان کے جرم کے مطابق سزا دینا لازم ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد)

اس مقام پر وید وغیرہ سچے شاستروں کا نام تیرتھ آیا ہے کیونکہ ان کے پڑھنے پڑھانے اور ان میں بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرنے اور علم و معرفت حاصل کرنے سے انسان دکھ کے سمندر سے پار ہو سکتا ہے' انہیں میں نہا کر انسان پاک و صاف ہو سکتے ہیں۔

"جو ودیارتھی (طالب علم) ایک ہی آچاریہ (استاد) سے تعلیم پاتے ہوں۔ اور ایک ہی شاستر کو پڑھتے ہوں۔ ان کو سمان تیرتھ واسی یعنی ایک ہی تیرتھ گورو کل میں رہنے والے یا ہم جماعت و ہم سبق کہتے ہیں۔" (**اشٹادھیائی** ادھیائے 4- پاد 4- سوتر 108)

یہاں آچاریہ (استاد) اور شاستر (علمی کتب) کا نام تیرتھ آیا ہے ماں باپ اور **اتتھی** (گھر آئے سادھو یا مہمان) کی خدمت و تواضع' نیک تربیت اور تحصیل علم کا نام بھی تیرتھ ہے کیونکہ ان کے ذریعہ سے انسان دکھ کے سمندر سے پار ہوتے ہیں۔ ان تیرتھوں میں غوطہ لگا کر انسان کو پاکیزگی حاصل کرنی چاہئے۔

"تین تیرتھوں میں نہا کر انسان پاک ہوتے ہیں۔"

1- جو باقاعدہ پورا پورا علم حاصل کر لیتا ہے وہ اگرچہ برہمچریہ آشرم کو پورا نہ کرے تاہم علم کے تیرتھ میں نہانے سے پاک ہو کر ودیا سناتک کہلاتا ہے۔

2- جو برہمچریہ کو عمدہ اصول اور قواعد کی پابندی سے برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے اور وید شاستر وغیرہ کے تمام علوم کو مکمل طور پر حاصل کر کے واپس آتا ہے اس کو برت سناتک کہتے ہیں۔ وہ نہایت اعلیٰ تیرتھ میں نہا کر پاک آتما (باطن) اور پاک سچے دھرم پر چلنے والا فاضل اجل اور فیض رساں عالم ہوتا ہے۔" (پارسکر گوہیہ سوتر)

"جو پران (انضباط نفس) (10) اور ویدوں کے علم و معرفت وغیرہ تیرتھوں کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اس تیرتھیہ پرمیشور کے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ جو عالم تیرتھوں (ویدوں)

کو پڑھنے والے اور راستی شعار اور نیک چلن اور بطریق بالا بر ہچریہ کرنے والے ردر یعنی اعلیٰ درجہ کے عالم ہیں' جن کو علم و معرفت میں دسترس حاصل ہے اور جو نیک نصیحت اور ہدایت کی تلوار سے شکوک کے سر کو قلم کرنے والے سچے واعظ ہیں۔ (ان کے لئے نمسکار ہو)۔ (''یجروید ادھیائے 16- منتر 16)

براہمنوں میں پرمیشور کا نام اپنشد پرش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرمیشور جس کا علم اپنشدوں سے حاصل ہوتا ہے یا جس کا ان میں بیان آیا ہے۔ ایشور کا نام تیرتھیہ اس لئے ہے کہ وہ دکھ سے پار اتارنے والے تیرتھوں یعنی اپ وید' اپنشد وغیرہ شاستروں کا بھی آتما ہے اور اپنے بھگت (عابد) دھرماتماؤں کو فوراً پار اتارنے والا ہے اس لئے پرمیشور ہی پرم تیرتھ ہے۔ الغرض تیرتھ وہی ہیں جن کا اوپر بیان کیا گیا۔

سوال۔ جل تھل (تری و خشکی) وغیرہ تیرتھوں سے انسان پار ہو جاتے ہیں۔ پھر آپ انہیں تیرتھ کیوں نہیں مانتے؟

جواب۔ جل تھل ہرگز پار نہیں اتار سکتے۔ کیونکہ ان میں پار اتارنے کی طاقت نہیں ہے۔ خود وہ شئے جس کے پار اترنا ہے پار اتارنے کا آلہ نہیں بن سکتی۔ جل تھل وغیرہ میں سے انسان کشتی و غیر سواریوں یا ہاتھ پاؤں کے بل سے پار اتر سکتا ہے۔ گویا جل تھل خود وہ شئے ہیں جن سے پار اترتا ہے اور پار اتارنے والی کشتی وغیرہ ہیں۔ اگر پاؤں سے نہ چلیں یا ہاتھ کا زور نہ لگائیں اور نہ کشتی وغیرہ میں بیٹھیں۔ تو بالیقین انسان اس میں ڈوب جائیں اور سخت تکلیف اٹھائیں اس لئے وید کے ماننے والے آریوں کے مت میں کاشی پریاگ' پشکر اور گنگا و جمنا وغیرہ ندیوں یا ساگر (سمندر) وغیرہ کا نام تیرتھ نہیں ہے۔ بلکہ وید کے علم سے بے بہرہ پیٹ کے بندوں اور سمپردائی (فرقہ) والوں نے' جن کا یہی روزگار ہے' اور جو وید کے راستے سے خلاف چلنے والے کم علم کوتاہ اندیش ہیں' اپنی دوکانداری کے لئے اپنی گھڑی ہوئی کتابوں میں ان کا نام تیرتھ مشہور کیا ہے۔

گنگا جمنا سے کیا مراد ہے؟

سوال۔ دیکھو! ویدوں میں ''امم مے گنگے یمنے سرسوتی۔'' الخ منتر کے اندر گنگا وغیرہ ندیوں کا ذکر ہے۔ پھر آپ کس طرح نہیں مانتے؟

جواب۔ ہم مانتے تو ہیں کہ ان کا نام ندی ہے یعنی گنگا وغیرہ ندیاں ہیں اور ہم ان کی

نسبت اسی قدر مانتے ہیں کہ ان میں نہانے سے بدن کی صفائی ہو جاتی ہے۔ پس ان سے اتنا ہی فائدہ ہے۔ ان میں پاپ کو مٹانے یا دکھ سے پار اتارنے کی طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ تری و خشکی وغیرہ میں اس قسم کی طاقت ہونا ناممکن ہے۔ یہ طاقت تو مذکورہ بالا تیرتھوں ہی میں ہو سکتی ہے نہ کہ اور کسی میں۔ اور بھی سنئے اڑا' (11) پنگلا' سشمنا اور کورم (12) وغیرہ ناڑیوں کا نام بھی گنگا وغیرہ ہے ان کے اندر یوگ سمادھی (حالت مراقبہ) میں پرمیشور کا دھیان لگایا جاتا ہے' جس سے دکھ مٹ کر مکتی حاصل ہو جاتی ہے ان اڑا وغیرہ ناڑیوں میں دھارنا (یوگ کا چھٹا درجہ) حاصل کرنے کے لئے چت کو قائم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور کا دھیان انہیں کے اندر لگ سکتا ہے۔ منتر کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے۔ کیونکہ اس مقام پر اوپر سے پرمیشور کا مضمون چلا آتا ہے علاوہ ازیں ایک پرشٹ (13) کا حوالہ ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

सिता सिते यत्र संगथे सत्राप्लुतासो दिव मुत्पतन्ति

بعض لوگ اس عبارت (14) میں "ستاستے" سے گنگا جمنا مراد لیتے ہیں اور لفظ "سنگھتے" سے گنگا اور جمنا کا سنگم یعنی پریاگ کا تیرتھ سمجھتے ہیں' جو ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں نہانے سے وہ منور بالذات پرمیشور یا کرہ آفتاب کو نہیں جاتے بلکہ وہاں نہا کر لوگ اپنے اپنے گھر چلے آتے ہیں دراصل اس عبارت میں لفظ "ست" سے "اڑا اور است" سے پنگلا اور جہاں یہ دونوں ناڑیاں ملتی ہیں اس کا نام سشمنا ناڑی ہے۔ جس میں غوطہ لگا کر اعلیٰ درجہ کے یوگی منور بالذات پرمیشور یا موکش کو پاتے ہیں اور علم و معرفت کے نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں سے مراد لینا ٹھیک ہے نہ کہ دریائے گنگا و جمنا سے چنانچہ اس بارہ میں ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"ست سفید و روشن کو کہتے ہیں اور است اس کا عکس ہے۔" (نرکت ادھیائے 9۔ کھنڈ 2)

یہ دونوں روشن و غیر روشن یعنی سورج و زمین وغیرہ اشیاء جہاں ایشور کی قدرت سے باہم ملتے ہیں' وہاں غوطہ لگا کر یعنی ان کے علم حقیقی کو حاصل کر کے انسان پرمیشور یا موکش کو پاتا ہے۔

مورتی پوجا کی تردید اور ایشور کا نام لینے کی اصلی منشاء

اسی طرح تنتر اور پران وغیرہ کتابوں میں جو مورتی پوجا اور نام رٹنے وغیرہ کا طریق لکھا ہے وہ بھی لغو ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچی کتابوں میں ایسا کرنے کی ہدایت نہیں ہے۔ بلکہ ان کی ممانعت کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "جس محیط کل' غیر مولود اور غیر مجسم پرمیشور کا نام لینا یا یاد کرنا یہی ہے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور راست گوئی وغیرہ نیک نامی دینے والے دھرم کی پابندی کی جاوے۔ جو ہرنیہ گربھ یعنی سورج وغیرہ پرنور و پرتجلی اشیاء کا مسبب یا پیدا کرنے والا ہے' جس سے سب انسانوں کو یہ پرارتھنا (استدعا) کرنی چاہئے۔ کہ ہمیں دکھ نہ دیجیو' جو کبھی کسی سے پیدا نہیں ہوا ہے اور نہ کسی علت کا معلول ہے اور جو کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ اس پرمیشور کی پرتما پرت ندھ (نائب یا رسول) اور پرت کرت (تصویر) یا پرت مان (وزن) یا پرمان (ماپ تول) یا مورتی (بت) وغیرہ ہرگز نہیں ہے۔"
(یجروید ادھیائے 32- منتر 3)

چونکہ پرمیشور کی کوئی نظیر یا مثال نہیں ہے اور وہ شکل صورت یا جسم سے منزہ' ماپ تول کے احاطہ سے خارج' غیر مجسم اور محیط کل ہے' اس لئے اس کی مورتی نہیں ہو سکتی۔ اس حوالے سے مورتی پوجا (بت پرستی) کی تردید ہوتی ہے۔

"کوی (علیم کل)' منیشی (شاہد کل)' پربھو (سب سے افضل)' سویمبھو (قائم بالذات) انادی (ازلی) پرمیشور اپنی قدیم مخلوقات کے لئے بذریعہ وید اور نیز سب کے دلوں میں حاضر و ناظر ہونے کی وجہ سے اعمال کے مطابق سامان راحت عطا کرتا ہے وہ محیط کل' قادر مطلق' اکایم (مورتی یعنی شکل و صورت یا جسم کی قید سے منزہ)' بے صراحت' ناڑی وغیرہ کے بندھن سے آزاد' بے عیب اور پاپ سے مبرا ہے۔ اسی ایشور کو سب کا معبود حقیقی ماننا چاہئے۔" (یجروید ادھیائے 40- منتر 8)

اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایشور جسم کی قید اور پیدا ہونے اور مرنے کے جنجال سے مبرا ہے کوئی بھی اس سے مورتی پوجا کو ثابت نہیں کر سکتا۔

سوال۔ ویدوں میں لفظ "پرتما" ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہے۔

لفظ پرتما پر بحث

سوال۔ پھر آپ اس کی تردید کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ لفظ "پرتما" کے معنی مورتی نہیں ہیں بلکہ اس سے ماپ تول یا پیمانہ مراد ہے' چنانچہ اس بارہ میں حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

"عالم جس طرح برس کی پرتما (شمار) یا پیمانہ کرتے ہیں اسی طرح ہم بھی کریں یعنی ایک سال میں جو تین سو ساٹھ راتیں ہوتی ہیں انہیں سے سال کا پیمانہ ہوتا ہے اس لئے انہیں کا نام پرتما ہے۔ ہر انسان کو اس طرح عمل کرنا چاہئے کہ جس سے رات قوت افزاء ہو اور صاحب دولت و حشمت اور دراز عمر اولاد پیدا ہو۔" (اتھرووید کانڈ 3- ورگ 10- منتر 3)

"دو گھڑی (48 منٹ) کا ایک مہورت ہوتا ہے اور ایک سال میں دس ہزار آٹھ سو مہورت ہوتے ہیں ان کو پرتما کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10- پرپاٹھک 3- براہمن 2- کنڈکا 20)

"جس کو ناتعلیم یافتہ یا ناپاک (انسان کی) زبان بیان نہیں کر سکتی یا جس سے زبان کا فعل انجام پاتا ہے اے انسان! تو اس کو برہم جان اور جو یہ عالم ظاہری نظر آتا ہے' وہ برہم نہیں ہے۔ عالم لوگ جس غیر مجسم' محیط کل' غیر مولود منتظم کل' ہست مطلق' عین علم اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کی اپاسنا کرتے ہیں' تجھے بھی اسی کی اپاسنا کرنی چاہئے نہ کہ کسی اور کی۔" (سام ویدی یہ تلوکار اپنشد۔ کھنڈ 1- منتر 4)

سوال۔ کیوں جی! منوسمرتی میں جہاں اس قسم کی باتیں لکھی ہیں کہ جو پرتما کو توڑے (اس کو سزا دی جاوے) دیوتاؤں کے پاس جانا چاہئے اور ان کی پوجا کرنی چاہئے۔ اور دیوتاؤں کو برا کہنا (واجب نہیں) دیوتاؤں کے سایہ کو کاٹ کر جانا منع ہے پردکشنا (پرکما یا طواف) کرنی چاہئے۔ دیوتاؤں اور براہمن کے پاس (بیٹھنا چاہئے) اور دیوتا گار یعنی دیوتاؤں کے مندر کو توڑنے والوں کو (سزا دینی چاہئے) علاوہ ازیں دیوتا آتین یا دیوالہ (مندر) کا ذکر آتا ہے۔ وہاں آپ کیا کہیں گے؟

جواب۔ ان مقاموں پر لفظ پرماتما سے رکتکا (رتی)' ماش (ماشہ) اور سٹیک (سیر) وغیرہ وزن کرنے کے بٹوں سے مراد ہے' چنانچہ خود منوسمرتی میں لکھا ہے کہ

"تولے کے باٹ (پرتمان) تمام صحیح اور مقررہ نقش سے منقش ہونے چاہئیں۔" (منوسمرتی ادھیائے 8- شلوک 3 و 4)

منوسمرتی کے اس حوالے میں پرتما کا مترادف ہونے کی وجہ سے وزن مراد ہیں' پس اس صورت میں مندرجہ بالا فقرے سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ وزنوں کو کم و بیش کریں۔ ان کو سزا دینی چاہئے۔ اور جس مقام پر دیو یعنی عالم پڑھنے پڑھاتے اور رہتے ہیں انہیں کو دیو آتین یا دیوالہ کہتے ہیں۔ لفظ دیو اور دیوتا باہم مترادف ہیں۔ اسی طرح دیوتاؤں کی پوجا سے عالموں کی عزت اور تعظیم کرنا مراد ہے کسی کو ان کی بدگوئی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ان

کے سایہ کو کاٹ کر نکلنا چاہئے (یعنی ادب سے' دور رہنا چاہئے) ان کی بود و باش کی جگہ ہرگز مسمار نہ کرنی چاہئے۔ بلکہ ان کی خدمت میں حاضر رہ کر دھرم اور انصاف کی باتوں کو سیکھنا اور ان کو دائیں ہاتھ تعظیم سے بٹھانا اور خود ادب سے ان کے بائیں ہاتھ بیٹھنا چاہئے۔ الغرض جہاں کہیں پرتما' دیو' دیوتا اور دیو آتین وغیرہ الفاظ آویں' وہاں ان سے یہی مراد سمجھنی چاہئے۔

کتاب کے زیادہ بڑھ جانے کے خوف سے ہم یہاں اس مضمون پر زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ مختصر طور پر یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ مورتی پوجا' کنٹھی' پہننا اور تلک لگانا وغیرہ سب باتیں ممنوع ہیں۔

گرہ پیڑا کی تردید

اسی طرح کم عقل لوگ سورج وغیرہ گرہوں (اجرام) کی فرضی پیڑا (تکلیف) کا تعین کرکے اس کی شانتی (دفعیہ) کے لئے "آکرشنین رجسا" الخ منتر بتاتے ہیں۔ یہ بھی ان کا وہم اور مغالطہ ہے۔ کیونکہ ان منتروں سے ...... اس قسم کی کوئی بات نہیں نکلتی۔ چنانچہ ہم " آکرشنین رجسا" (15) الخ کا ترجمہ "کشش مابین اجسام" کے مضمون میں کر چکے ہیں اور " ام دیو اپتم" الخ کا ترجمہ "راجہ اور رعیت کے فرائض" کے مضمون میں کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ چند اور منتر پڑھا کرتے ہیں۔ جن کو نیچے لکھا جاتا ہے۔

अग्निर्मूर्द्धा दिवः ककुत्पतिः पृथिव्या अयम्। अपाꣳरेताꣳसि जिन्वति ॥ १ ॥ य० अ० ३। मं० १२॥

"اگنی (پرمیشور اور آگ) روشن و غیر روشن اجرام کی حفاظت کرنے والے ہیں اور سب سے افضل اور گات (تمام سمتوں) میں محیط اور تمام موجودات کے محافظ ہیں (قلت دراصل ککہ تھا مگر "ویتو بھولم" سوتر سے ت کی جگہ بھ ہو گیا) خالق جہان پرمیشور پران (نفس) میں یا آگ پانی میں قوت پیدا کرتی ہے' آگ بشکل برق و آفتاب کل اشیاء کی حفاظت کرنے والی اور قوت پیدا کرنے والی ہے۔" (یجر وید۔ ادھیائے 3۔ منتر 12)

उद्बुध्यस्वाग्ने प्रति जागृहि त्वमिष्टापूर्ते सꣳसृजेथामयं च। अस्मिन्त्सधस्थे अध्युत्तरस्मिन् विश्वे देवा यजमानश्च सीदत ॥ २ ॥ य० अ० १५। मं० ५४॥

"اے اگنی (پرمیشورا) ہمارے دلوں کو روشن کیجئے اور تمام جانداروں کو آفتاب علم

طلوع کر کے جہالت کی تاریکی اور غفلت کے خواب سے بیدار کیجئے۔ اے بھگون! آپ اس جسم میں رہنے والے جیو کو دھرم' ارتھ (دولت)' کام (مراد) اور موکش (نجات) کا مکمل سامان عطا کیجئے۔ آپ ہی اس کو من مانگا سکھ دینے والے ہیں۔ آپ کی عنایت اور خود اس کی محنت سے انسان کی تمام مرادیں بر آئیں۔ آپ کے فضل و کرم سے اس لوک (قالب) اور نیز پرلوک (دوسرے جنم) میں عالموں کی خدمت کے لئے تمام شایقین علم اور یجمان (یگیہ کرنے والے) ہمیشہ قائم رہیں۔ تاکہ ہمارے درمیان ہر قسم کا علم رواج و ترقی پاوے۔" (یجروید ادھیائے 15- منتر 54)

"اس منتر میں بھی "دیت تو بھولم" سوتر سے غائب کی جگہ حاضر کا صیغہ آیا ہے۔"

बृहस्पते अति यदर्यो अर्हाद् द्युमद्विभाति क्रतुमज्जनेषु ।
यद्दीदयच्छवसऋतप्रजात तदस्मासु द्रविणं धेहि चित्रम् ॥ ५ ॥
य० अ० २६ । मं० ३ ॥

"اے وید بزرگ کے مالک و محافظ اور خالق جہان پرمیشور! تیرا علم و معرفت وید کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ تو یگیہ کرنے والے عالموں اور تمام دنیاؤں میں جلوہ گر ہے۔ تیرا فعل اور احسان و کرم بے پایاں ہے۔ تمام سچے کام تیری ہی ذات سے ظہور پاتے ہیں۔ تو قوت عطا کرنے والا ہے۔ جس عظیم اور بے بہا نعمت کو پاکر آریہ یعنی حاکم' راجہ یا اہل تجارت (ویشیہ) نیک لوگوں کے درمیان نام پاتے ہیں۔ اس کو اپنی عنایت سے ہمیں عطا کر۔" (یجروید ادھیائے 26- منتر 3)

"اس منتر میں ایشور سے علم و دولت وغیرہ کے لئے پرارتھنا (استدعا) کی گئی ہے۔"

अन्नात्परिस्रुतो रसं ब्रह्मणा व्यपिबत्क्षत्रं पयः सोमं प्रजापतिः । ऋतेन सत्यमिन्द्रियं विपानꣳ शुक्रमन्धसः । इन्द्रस्येन्द्रियमिदं पयोऽमृतं मधु । ६ ॥ यजुः० अ० १६ । मं० ७५ ॥

جب رعیت کی حفاظت کرنے والا کشتری (راجہ)' وید کے جاننے والے براہمنوں کے ساتھ' آب حیات کی تاثیر رکھنے والے سوم وغیرہ ادویات سے بنے ہوئے' عقل' خوشی' دلیری' استقلال اور قوت و حوصلہ وغیرہ نیک گنوں کو پیدا کرنے والے رس کو پیتا ہے۔ تب وہ سبھاد ھیکش (میرانجمن یا راجہ) وید کے علم کامل سے ماہر ہو کر دھرم کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ اس کا دل پاک علوم سے بہرہ مند اور قرار یافتہ ہوتا ہے۔ وہ دھرم کی پابندی کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ قادر مطلق محیط کل اور سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل ایشور کی عنایت سے اس کا دل پاک و صاف غذا کے

استعمال کرنے کا عادی' بہت جلد سکھ پیدا کرنے والا' تمام اشیاء کی معرفت حقیقی سے بہرہ مند' موکش کی تدبیر میں کامل' راستی اور نیک عادات سے موصوف اور پر علم و معرفت ہو کر کاروبار دنیوی میں کامیابی اور مقصد اعلیٰ یعنی نجات کے سکھ کو حاصل کرتا ہے۔ پرمیشور حکم دیتا ہے کہ جو کشتری حفاظت رعایا کے کام پر مامور ہو اس کو چاہئے کہ بطریق بالا رعیت کی حفاظت کرے اور سلطنت کو آب حیات کی تاثیر رکھنے والے اناج وغیرہ اشیائے خوردنی سے بھرپور رکھے تاکہ رعیت کو نہایت سکھ پہنچے۔ کشتری کا یہی فرض ہے۔

शन्नो देवी रभीष्टय आपो भवन्तु पीतये । शंयोरभि स्रवन्तु नः ॥ ७ ॥ य० अ० ३६ । मं० १२ ॥

"دیوی یعنی تجلی اور راحت بخش عالم آپ (محیط کل ایشور) ہمارے اوپر مہربان ہو اور ہم کو حسب دلخواہ سکھ' کامل سامان راحت اور کلیان (بہبودی) عطا کرے۔ وہ محیط کل پرمیشور ہمارے اوپر سکھ کی بارش کرے۔ (یجروید ادھیائے 36- منتر 12)

لفظ "آپ" آپلہ بمعنی "سرایت کرنا" سے بنتا ہے۔ زبان سنسکرت میں لفظ "آپہ" ہمیشہ جمع مؤنث میں آتا ہے اور لفظ "دیوی" مصدر سے بنتا ہے۔ جس کے معنی کریڑا (16) وغیرہ ہیں۔ لفظ "آپہ" کی نسبت ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"عالم لوگ آپہ کو برہم یعنی پرمیشور کا نام مانتے ہیں اور اس پرمیشور میں تمام کرہ زمین اور عالم محسوس میں آئی ہوئی کائنات فانی اور اس علت کو قائم جانتے ہیں۔ اس موجودات کے درمیان تمام کائنات کو قائم رکھنے والا (پرمیشور) کونسا ہے؟ اے عالم! تو اس کو بیان کر (یہ سوال ہے جس کا جواب آگے دیا جاتا ہے) وہ مالک جہان' جیو وغیرہ تمام موجودات اور سب کے دلوں میں موجود اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ تم اس بات کو جانو۔"

कया नश्चित्र आभुव दूती सदा वृधः सखा । कया सचि-
ष्ठया वृता ॥ ८ ॥ य० अ० ३६ । मं० ४ ॥

جو اپاسنا کے ذریعہ سے اور نہایت نیک اعمال اور گنوں سے آراستہ اور اعلیٰ اوصاف سے پیراستہ سبھا کے اندر روشن یا جلوہ گر ہوتا ہے۔ وہ عجیب و غریب غیر متناہی قدرت کا مالک' عین راحت و قادر مطلق پرمیشور ہمارا سکھا ہو یعنی ہمارے اوپر نظر شفقت رکھے۔ وہ خالق جہان ہمیشہ اپنی عنایت سے ہماری مدد اور حفاظت کرے اور ہم اس کو ہمیشہ سچی محبت اور عقیدت سے پوجیں۔" (یجروید ادھیائے 27- منتر 39)

केतुं कृण्वन्न केतवे पेशो मर्या अपेशसे । समुषद्भिरजायथाः
॥ ९ ॥ य० अ० २९ । मं० ३७ ॥

"اے انسانوں! پرمیشور کے ملنے کی خواہش کرنے اور اس کے حکم پر چلنے والے عالموں کی صحبت میں رہ کر اپنی جہالت کو دور کرنے کے لئے علم و معرفت حاصل کرو اور افلاس و ادبار کو دفع کرنے کے لئے عالمگیر حکومت وغیرہ سامان راحت اور دولت و حشمت حاصل کرو۔ تم کو اسی طرح اس خالق جہاں ایشور کا علم حاصل ہو گا۔" (یجروید۔ ادھیائے 29۔ منتر 37)

باب: 25

تحصیل علم کے استحقاق و عدم استحقاق پر بحث

سوال۔ وید وغیرہ شاستروں (علمی کتب) کے پڑھنے کا سب کو حق ہے یا نہیں؟

جواب۔ سب کو ہے' کیونکہ ایشور نے ویدوں کو کل نوع انسان کے فائدے اور سچے علوم کے ظہور و اشاعت کے لئے بنایا ہے۔ پرمیشور نے جو شے بنائی ہے وہ سب کے لئے بنائی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حوالہ درج کیا جاتا ہے دیکھو! پرمیشور ہر انسان کو ویدوں کے پڑھنے اور پڑھانے کی ہدایت کرتا ہے۔

"جس طرح میں اس رگ وغیرہ چاروں ویدوں کے فیض و بہبودی سے پر کلام کو سب جنوں یعنی کل جیووں کی بہتری اور فائدے کے لئے تلقین کرتا ہوں' اسی طرح تمام عالم انہیں کل نوع انسان کو پڑھاویں۔"

(اگر کوئی یہ کہے کہ منتر میں جنے جیہ سے دوج یعنی پہلے تین ورن کے لوگ مراد ہیں۔ کیونکہ وید پڑھنے اور پڑھانے کا حق انہیں کو ہے تو اس کا کہنا ہے ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ منتر کے اگلے حصہ میں اس کے خلاف کہا ہے۔ چنانچہ اس سوال کا جواب کہ وید پڑھنے اور سننے کا کس کس کو حق ہے اس طرح دیا ہے کہ چاروں وید براہمن' کشتری' ویشیہ اور شودر سے بھی پرے پنچ لوگوں اور سوایہ یعنی عزیزوں' بیٹوں' نوکروں اور سب کو پڑھنے اور سننے چاہئیں۔ جس طرح میں ایشور رو رعایت اور طرفداری کو چھوڑ کر سب کی بہبودی اور فائدے کی نظر سے عالموں کو ان کے مرغوب خاطر علم وغیرہ عطا کرتا اور ہر قسم کا سامان دے کر ان پر لطف و احسان کرتا ہوں۔ اسی طرح آپ سب عالموں کو سب کی بھلائی اور بہبودی مد نظر رکھ کر سب لوگوں کو کلام وید سنانا چاہئے تاکہ ایسا کرنے سے میرے حکم کی تعمیل اور تمہاری ولی مرادیں اور سکھ پانے کی خواہش پوری ہو۔ جس طرح مجھے اس سے راحت مطلق حاصل ہے۔ اسی طرح تم بھی اس سے حسب دلخواہ راحت حاصل کرو۔ بالیقین میں تمہیں آشیرباد دیتا ہوں۔ جس طرح میں نے وید کا علم سب کے لئے عیاں و ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح تم بھی سب کی بھلائی کرو۔ اور کبھی اس کے خلاف نہ کرو کیونکہ جس طرح میری نیت بلا طرفداری سب کی بہبودی اور فائدے کے لئے ہے۔ اگر اسی طرح تم بھی کرو گے تو میں خوش ہوں گا۔ نہ کہ اس کے خلاف کرنے سے۔"

اس منتر کا یہی ترجمہ ٹھیک ہے کیونکہ "**برسپتے** ات یدویہ" الخ منتر میں جو اس سے اگلا منتر ہے ایشور کا بیان ہے۔ علاوہ ازیں ورن اور آشرم کا مدار بھی صفات' اعمال اور بد چلن پر ہے۔ چنانچہ منو جی نے کہا ہے کہ

"اگر شودر کام' علم اور نیک چلن وغیرہ براہمنوں کی صفات سے موصوف ہو تو وہ براہمن پن یعنی براہمن کے درجے کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس قدر براہمن کے حقوق ہیں وہ سب اس کو حاصل ہو جاتے ہیں اسی طرح اگر براہمن بد چلن' پاپ کرنے والا' بے عقل' جاہل' دوسروں کا دست نگر اور دوسروں کی خدمت وغیرہ کرنے سے شودروں کی صفت رکھتا ہو تو وہ شودر پن یعنی شودر کے درجے کو پاتا ہے۔ اور یہی کیفیت ان لوگوں کی سمجھنی چاہئے۔ جو کشتری اور ویشیہ کی اولاد ہوں۔ (10- 65) گویا جو شخص جس ورن کی صفات و عادات سے موصوف ہو وہ اسی ورن کا مستحق ہوتا ہے چنانچہ یہی بات آپس تمبھ کے سوتروں میں بھی کہی ہے۔

ورن ادل بدل ہو سکتا ہے

"سچے دھرم پر چلنے سے شودر درجہ بدرجہ ویشیہ' کشتریہ اور براہمن کے ورن کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی ان ورنوں کے تمام حقوق حاصل کرتا ہے۔ اور اس کا ورن بدل جاتا ہے گویا شودر مذکورہ بالا ورنوں کی تمام باتوں' عادات اور چلن کو حاصل کرتا ہے۔" (**پسمبتھ** سوتر پٹل 5- سوتر 10)

اسی طرح باپ کا چلن اختیار کرنے سے ہر ورن اپنے سے نیچے ورن میں گر جاتا ہے۔ مثلاً براہمن اپنے سے نیچے یعنی کشتری' ویشیہ اور شودر کے ورن کو پاتا ہے اور اس کی جاتی یا ورن حسب مذکور بدل جاتا ہے۔" (ایضاً" سوتر 11)

گویا کسی ورن کے دھرم پر چلنا ہی اس ورن میں شامل ہونے کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اور ادھرم اختیار کرنے سے اپنے سے نیچے ورن کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ شودر کو نہیں پڑھانا چاہئے اور نہ اس کو سنانا چاہئے تو اس سے یہی منشاء ہے کہ شودر کو عقل اور ذہن نہیں ہوتا اور جب اس میں علم پڑھنے اور یاد رکھنے اور سوچنے کی طاقت نہیں ہے تو اس کو پڑھانا اور سنانا بے نتیجہ اور فضول (1) ہے۔

باب: 26

پڑھنے اور پڑھانے کا بیان

حروف کو ان کے مخرج سے باقاعدہ ادا کرنا چاہیئے

جب تعلیم شروع کی جاوے تو شکشا (علم قرات) کے بموجب ستھان (مخرج) پر تین (طریق تلفظ) اور سور (لہجہ) کے علم کے لئے حروف کے ادا کرنے کا طریق سکھانا چاہیئے۔ تاکہ حرکات اور حروف کے ادا کرنے میں غلطی نہ ہووے۔ مثلاً حرف "پ" کے ادا کرنے میں دونوں ہونٹوں کو ملانا چاہیئے۔ کیونکہ اس حرف کا مخرج دونوں ہونٹ اور طریق تلفظ ان دونوں کو چھونا ہے۔

غلط تلفظ سے مطلب فوت ہو جاتا ہے

اس بارہ میں مہابھاشیہ کے مصنف مہانی پتنجلی جی فرماتے ہیں کہ "جب تک حروف کو صحیح مخرج اور تلفظ کے صحیح طریق سے ادا نہ کیا جائے تب تک لفظ صاف اور سریلا نہیں نکلتا۔ مثلاً اگر کوئی گانے والا شڑج (کھرج) وغیرہ سروں کے الاپنے میں لفظ کو بے قاعدہ ادا کرے تو وہ اس کی خطا ہے۔ اسی طرح ویدوں میں بھی صحیح طریق تلفظ کے ساتھ تمام حرکات اور حروف کو اپنے اپنے مخرج سے ادا کرنا چاہیئے' ورنہ غلط بولا ہوا لفظ ناگوار یا دلخراش اور بے معنی ہوتا ہے۔ صحیح طریق سے ادا کرنے کے بجائے بے قاعدہ ادا کیا ہوا لفظ بولنے والے کے قصور کو ثابت کرتا ہے اور اس کو یہی کہا جاتا ہے کہ تو نے غلط بولا۔ غلط بولا ہوا لفظ اپنے اصلی منشاء و معنی کو ظاہر نہیں کرتا۔ مثلاً سکل' شکل اور سکرت لفظ کو ہیں "سکل" کے معنی "مکمل" ہیں اور "شکل" کے معنی "ٹکڑا" ہیں۔ اسی طرح "سکرت" کے معنی "[illegible]" ہیں اور "شکرت" کے معنی "فضلہ" ہیں۔ پس اگر "س" کی جگہ "[illegible]"

" اور "ش" کی بجائے "س" بولا جائے تو لفظ اپنے معنی کو ظاہر نہیں کر سکتا بلکہ ایسا لفظ دلخراش و سینہ فگار ہوتا ہے۔ جس منشاء کو ظاہر کرنے کے لئے اسے بولا جاتا ہے وہ اسے ادا نہیں کر سکتا۔ ایسا لفظ اپنے مالک یعنی بولنے والے یجمان کے مطلب کو فوت کر دیتا ہے۔ مثلاً لفظ "اندر شترو" میں "تت پرش سماس" (1) لیا جاوے یعنی اس کا یہ ترجمہ کیا جاوے کہ اندر کا شترو (سورج کا دشمن یعنی بادل) تو دونوں کی آخری حرکت کو ادات یعنی زور سے بولنا چاہئے۔ کیونکہ اگر شروع کی حرکت کو ادات کیا جائے گا یعنی اس پر زور دیا جائے گا تو "بہو بریہی (2) سماس" بن جائے گا۔ یہاں تلیہ یوگیتا (تجنیس لفظی) کی صنعت سے ایک ہی لفظ کے دو مختلف معنی یعنی بادل اور سورج پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی اگر لفظ ثانی کو مقدم رکھا جائے تو "تت پرش سماس" ہوتا ہے اور اگر کسی لفظ غیر کو مقدم رکھا جائے تو "بہو بریہی سماس" ہوتا ہے۔ اس لئے جس کو اس لفظ سے سورج کا بیان کرنا مطلوب ہو تو اسے اس کا تلفظ۔ "اندر شترو" "کرم دھاریہ سماس" کے لحاظ سے آخر کی حرکت کو ادات کر کے یعنی اس پر زور دے کر ادا کرنا چاہئے۔ اور جس کی بادل سے مراد ہے اسے "بہو بریہی سماس" کے قاعدے سے پہلی حرکت کو ادات یعنی زور سے بولنا چاہئے۔ اس کے خلاف کرنے سے انسان کی خطا سمجھی جائے گی۔ (مہابھاشیہ۔ ادھیائے 1۔ پاد 1۔ اہنک 1)

ہر علم کو بامعنی سمجھ کر پڑھنا لازم ہے

پس حرکات اور حروف کو باقاعدہ ادا کرنا واجب ہے۔ اسی طرح بولنے، سننے، بیٹھنے، چلنے، اٹھنے، کھانے، پڑھنے، سوچنے اور معنی لگانے وغیرہ کی بابت بھی بخوبی تعلیم و تربیت دینی چاہئے۔ اگر معنی کے علم کے ساتھ پڑھا جائے گا تو نہایت اعلیٰ نتیجہ حاصل ہو گا۔ تاہم جو نہیں پڑھتا۔ اس سے صرف عبارت (3) پڑھ لینے والا اچھا ہے اور جو لفظ کے معنی اور ربط کے علم کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اس سے برتر ہے اور جو ویدوں کو پڑھ کر اور ان کا پورا پورا علم حاصل کر کے نیک اوصاف اور اعمال کی پابندی کے ساتھ سب کی بھلائی میں مصروف ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل منتر میں معنی کے علم کے بغیر پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔

"جس لایزال، اعلیٰ و اشرف اور آکاش کی مانند محیط کل پرمیشور میں رگ وغیرہ چاروں وید قائم ہیں (منتر میں لوک تمثیلاً آیا ہے)، دراصل چاروں ویدوں سے مراد ہے) جس کی

ذات سے تمام عالم، عوام الناس، حواس اور سورج وغیرہ تمام اجرام قائم ہیں۔ اس کو برہم جاننا چاہئے۔ جو شخص اس کو نہیں جانتا ہے اور رفاہ عام کے کام نہیں کرتا۔ اور نہ ایشور کے حکم پر چلتا ہے وہ ویدوں کو پڑھ کر بھی کیا کرے گا؟ اس کو کبھی ویدوں کے معنی کا علم نہیں ہوتا۔ یعنی اس کو کچھ فائدہ نہیں ملتا۔ اور جو لوگ اس برہم کو جانتے ہیں۔ وہی دھرم، ارتھ (دولت)، کام (مراد) اور موکش (نجات) حاصل کرتے ہیں۔" (رگوید۔ منڈل 1۔ سوکت 164۔ منتر 139)

اس لئے ویدوں کو بامعنی ہی پڑھنا چاہئے۔

بامعنی سمجھ کر پڑھنے کے فوائد

"جو شخص صرف وید کی عبارت ہی پڑھنا سیکھا ہے اور اس کے معنی کو نہیں جانتا وہ پڑھا ہوا ہونے کی باوجود بھی دھرم پر نہیں چلتا۔ وہ شخص ستھانو یعنی کندہ ناتراش ہے۔ اس کو غیر ذی شعور کی مثال سمجھنا چاہئے۔ وہ محض بارکش ہے۔ جس طرح کوئی انسان یا جانور بوجھ سے لدا ہو مگر اس کو استعمال نہ کر سکتا ہو۔ بلکہ اس گھی، مٹھائی، کستوری، کیسر وغیرہ اشیاء کو جو اس کی پیٹھ پر لدی ہیں، دوسرے صاحب نصیب کام میں لائیں۔ اس طرح کی مثال اس شخص کی ہے جو معنی کے علم کے بغیر پڑھتا ہے اور جو معنی کو جاننے والا ویدوں کے لفظ، معنی اور ربط کا علم حاصل کر کے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ وید میں بھرے ہوئے علم و معرفت کو حاصل کر کے پاپ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور قبل از مرگ کامل سکھ اور سامان راحت اس کو نصیب ہوتا ہے اور جسم چھوڑنے کے بعد بھی تمام دکھوں سے آزاد ہو کر موکش (نجات) یعنی پرمیشور کے قرب کو حاصل کرتا ہے۔ (نرکت ادھیائے 1۔ کھنڈ 18)

اس لئے ویدوں کو معنی کے علم کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اور اس میں لکھے ہوئے دھرم پر چلنا چاہئے۔ جو شخص وید وغیرہ کو معنی کے علم کے بغیر پڑھتا ہے یعنی صرف عبارت پڑھنا سیکھتا ہے، وہ ہرگز علم کے نور سے منور نہیں ہوتا اس کی ایسی مثال ہے۔ جیسے سوکھا ایندھن موجود ہو۔ مگر آگ نہ ہو یعنی جس طرح آگ کے بغیر خشک لکڑی رکھ دینے سے آگ یا روشنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اس کا پڑھنا بھی بے سود ہے۔" (نرکت ادھیائے 1۔ کھنڈ 18)

"ایسے لوگ بھی ہیں جو لفظ کو سنتے ہوئے مطلب کو نہیں سمجھ سکتے اور بعض انسان

لفظ کو سنتے ہوئے بھی سننے سے معذور یعنی اس کے معنی سمجھنے سے عاری ہیں' جس طرح ایسے لوگوں کو کہنے سننے سے بھی کچھ علم نہیں ہوتا' وہی مثال معنی کو سمجھے بغیر پڑھنے والے کی ہے (منتر کے سے اس نصف حصہ میں جاہل کی تعریف کی گئی آگے عالم کی تعریف کرتے ہیں) جو شخص معنی کے علم کے ساتھ ویدوں کو پڑھتا ہے اس کے سامنے علم اس طرح اپنے حسن و جمال کا لطف دکھاتا ہے۔ جس طرح وفادار بیوی لباس حسن افروز زیب تن کئے ہوئے خاوند کو اپنے جسم کی بہار دکھاتی ہے۔" (رگ منڈل 10 سوکت 71- منتر 4)

"معنی کے علم کے ساتھ پڑھنے والے کو علم کی پوری کیفیت یعنی ایشور سے لے کر مٹی تک تمام اشیاء کا کامل علم اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔"

"جو شخص تمام جانداروں کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے۔ اور تمام و کمال علم سے بہرہ مند ہو کر دھرم کی پابندی اور ایشور کی معرفت سے موکش کے ثمرہ کا مستحق ہو چکا ہے۔ اس کو راحت رسان کامل اور خیرخواہ کل کہتے ہیں۔ ایسے عالم کو کوئی شخص کسی معاملہ میں نقصان نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ وہ ہردلعزیز ہوتا ہے اسی طرح معنی کے علم کے ساتھ پڑھے ہوئے شخص کو' کوئی شخص خواہ کیسا ہی سخت جرح کے سوال جواب کرنے والا' فتنہ انگیز' سخت مخالف' نکتہ چین اور معترض حریف کیوں نہ ہو' تنگ یا لاجواب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی زبان سچے علم سے آراستہ' حاضر جواب اور نیک اوصاف سے پیراستہ ہوتی ہے۔ (منتر کے اس نصف حصہ میں عالم کی تعریف کی گئی۔ اب دوسرے حصہ میں جاہل کی تعریف کرتے ہیں) وہ جاہل جو ایسے لوگوں کی ہدایت پر چلتا ہے جو کرم (عمل)' اپاسنا (عبادت) کی پابندی' نیک اطوار اور علم سے محروم' دھرم اور ایشور کے علم و معرفت اور نیک تربیت سے معریٰ ہیں۔ وہ تعلیم و تربیت سے محروم اور وہم و مغالطہ میں پڑا ہوا اس دنیا میں مکر و فریب کی باتیں کرتا رہتا ہے وہ اس جسم انسانی میں اپنی یا دوسرے کی کچھ بھلائی نہیں کر سکتا۔" (رگوید- منڈل 10- سوکت 71- منتر 5)

اس لئے معنی سمجھ کر پڑھنا نہایت عمدہ اور افضل ہے۔

ویدک تعلیم کی تکمیل کے لئے ضروری کتابیں

[illegible] ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنے کے لئے ویاکرن (علم صرف و نحو) یعنی [illegible] اور مہابھاشیہ پڑھنا چاہئے۔ پھر نگھنٹو' نرکت' چھند اور جیوتش کو [illegible]

انگ ہیں۔ پڑھنا چاہئے۔ بعدازاں میمانسا' و-شیشک' نیائے' یوگ' سانکھیہ اور ویدانت ان چھ شاستروں کو جو وید کے اپانگ کہلاتے ہیں پڑھنا چاہئے۔ اس کے بعد ا-تریہ' شت پتھ سام اور گوپتھ' براہمن کو پڑھ کر وید کے معنی پڑھنے چاہئیں۔ یا ایسی تفسیر کو پڑھ کر' جسے ان تمام کتابوں کے پڑھے ہوئے عالم نے بتایا ہو' ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنا چاہئے کیونکہ کہا ہے کہ جو انسان ویدوں کے معنی کو نہیں جانتا وہ اس بزرگ و جلیل پرمیشور اور دھرم اور خزینہ علم کو نہیں جان سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہیں۔ ان کے علم اور معرفت کے بغیر کسی کو سچا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس قدر سچا علم اور معرفت روئے زمین پر کسی کتاب یا کسی کے سینہ میں موجود ہے یا پہلے ہو چکا یا آئندہ ہو گا۔ وہ سب وید ہی سے نکلا ہے۔ کیونکہ تمام علم و معرفت حقیقی کو ایشور نے ویدوں کے اندر بھر دیا ہے اور اسی سے باقی سب جگہ سچائی کی روشنی پھیلی ہے۔ اس لئے ہر انسان کو ویدوں کے معنی کا علم حاصل کرنے کے لئے محنت و کوشش کرنی چاہئے۔

باب: 27

تفسیر ہذا کی ضرورت پر بحث

سوال۔ آپ کوئی نئی تفسیر لکھتے ہیں یا جو تفسیر قدیم آچاریہ لکھ چکے ہیں اسی کو بیان کرتے ہیں؟ اگر پرانی تفسیر کو بیان کرتے ہیں تو پسے کو پیسنا فضول ہے کوئی بھی اس کو نہیں مانے گا۔"

جواب۔ قدیم آچاریوں کی' کی ہوئی تفسیر کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ جو قدیم عالموں یعنی برہما سے لے کر یاگیہ و لکیہ' وا تسیاین اور جیمنی تک رشیوں نے ایتریہ اور شت پتھ وغیرہ تفسیریں لکھی ہیں۔ اور پھر پانی' پتنجلی اور یاسک وغیرہ مہرشی لوگ جو ویدوں کے مضامین کی تشریح ویدانگ کے نام سے کر چکے ہیں۔ نیز جیمنی وغیرہ رشیوں نے جو ویدوں کے اپانگ یعنی چھ شاستر لکھے ہیں اور جو اپ وید اور ویدوں کی شاکھائیں بنائی جا چکی ہیں' انہیں سے انتخاب کر کے سچے معنی کو ظاہر کیا جاتا ہے' کوئی نئی بات بلا حوالے کے اپنی طرف سے نہیں لکھی جاتی۔

سوال۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا؟

جواب۔ راون' اوٹ' ساین اور مہی دھر وغیرہ جس قدر ویدوں کے خلاف تفسیریں کر گئے ہیں اور نیز جو انگلستان و جرمنی کے رہنے والوں اور دیگر اہل یورپ نے انہیں کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان میں کچھ کچھ ترجمہ کیا ہے اور پھر جو بعض آریہ ورت کے لوگوں نے انہیں سے ملتے جلتے پراکرت (ہندی وغیرہ) زبانوں میں ترجمے کئے ہیں یا اب کرتے ہیں وہ سب غلطیوں سے پر اور اصل سے دور ہیں جب ان تفسیروں کی غلطیاں دکھائی جائیں گی تو سجن (راستی پسند) لوگوں کے دلوں میں یہ بات بخوبی ذہن نشین ہو جائے گی اور سب ان کو چھوڑ دیں گے۔ چونکہ یہاں گنجائش نہیں ہے' اس لئے ان کی غلطیاں صر... بطور مشتے نمونہ از خروارے دکھائی جاتی ہیں۔

ساین آچاریہ نے ویدوں کے اعلیٰ مطالب کو نہ سمجھ کر یہ کہا ہے کہ "تمام وید صر... کریا کانڈ (اعمال) یا (رسوم) کو بیان کرتے ہیں۔" یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ان میں تمام ... موجود ہیں۔ چنانچہ ہم اس بارہ میں مختصر طور پر پیشتر لکھ چکے ہیں۔ جس سے اس کا بیان غلط ثابت ہوتا ہے۔

ساین آچاریہ نے "اندرم مترم" الخ (1) کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ چنانچہ اس نے ا...

میں لفظ "اندر" کو موصوف بتایا ہے اور "متر" وغیرہ کو اس کی صفت مانا ہے حالانکہ لفظ " اگنی" موصوف ہے اور "اندر" وغیرہ صفتوں کے ساتھ مل کر پھر اصلی شئے یعنی برہم کی صفت بنتا ہے' اس طرح موصوف ہر صفت کے ساتھ بار بار لگایا جاتا ہے نہ کہ صفت مثلاً اگر ایک ہی موصوف کی ایک لاکھ صفتیں ہوں تو موصوف کو بار بار ہر صفت کے ساتھ لگایا جائے گا۔ مگر صفت صرف ایک ہی بار لی جاوےگی۔ چنانچہ اس منتر میں پرمیشور نے لفظ "اگنی " کو دو بار کہا ہے تاکہ صفت موصوف کی تمیز ہو سکے۔ ساین آچاریہ اس بات کو نہیں سمجھا اور اسی وجہ سے غلطی کی۔ نرکت کے مصنف نے بھی لفظ "اگنی" کو صفت موصوف کے طریق پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ اسی "اگنی" کو بزرگ و جلیل آتما (پرمیشور) کہتے ہیں۔ اسی ایک آتما (پرمیشور) کو دانشمند کئی ناموں سے پکارتے ہیں مثلاً اندر' متر اور ورن وغیرہ۔" (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 18)

اس لئے "اگنی" اس واحد مطلق اور واجب الوجود برہم کا نام ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ "اگنی" وغیرہ سب ایشور کے نام ہیں۔ اس کے علاوہ (ساین آچاریہ نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ)

"اس لئے پرمیشور ہی کو ان سب ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً پروہت راجہ ہی کی خیر مناتا ہے۔"

("پھر وہی لکھتا ہے کہ) "یا اس سے وہ آگ مراد ہے جو یگیہ کے متعلق پہلے حصہ میں یہ شکل آہونیہ وغیرہ رکھی جاتی ہے۔" یہاں اجتماع ضدین ہے۔ کیونکہ اگر سب ناموں سے پرمیشور ہی پکارا جاتا ہے تو پھر اسی مقام پر اس لفظ سے ہوم کرنے کا ذریعہ یعنی آہونیہ نام سے رکھی ہوئی مادی آگ کیوں مراد لی جاتی ہے؟ ساین آچاریہ کی یہ بات محض غلطی پر مبنی ہے گر کوئی یہ کہے کہ ساین آچاریہ کی یہ مراد ہے کہ اگرچہ وہاں اندر وغیرہ کو پکارتے ہیں مگر چونکہ اندر وغیرہ کو پرمیشور ہی کا روپ مانا جاتا ہے' اس لئے اختلاف نہیں ہے تو اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ اگر اندر وغیرہ ناموں سے پرمیشور ہی کو پکارا جاتا ہے تو پھر پرمیشور کو اندر وغیرہ کے روپ میں ماننا واجب نہیں ہے کیونکہ ایشور کو "اج ایک پات" (2) یعنی غیر مولود کہا ہے "سریگا بھکر (3) میکایم" الخ منتر میں پرمیشور کو پیدا ہونے اور شکل صورت یا جسم اختیار کرنے وغیرہ سے منزہ بیان کیا ہے۔ اس لئے ساین آچاریہ کا بیان غلط ہے۔ الغرض ساین ... کی تفسیر میں اس قسم کی اور بہت سی غلطیاں ہیں۔ آگے جہاں جس منتر کی تفسیر کی جاوےگی وہیں سائن کی تفسیر کی غلطیاں بھی دکھائی جائیں گی۔ اسی طرح مہی دھر نے بھی ویدوں کے نام کو داغ لگانے والی نہایت غلط وید دیپ نام کی تفسیر

لکھی ہے۔ اس کی غلطیوں پر بھی یہاں ایک سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔

(इन्द्रं मित्रं०)

गणानां त्वा गणपतिꣳ हवामहे प्रियाणां त्वा प्रियपतिꣳ हवामहे निधीनां त्वा निधिपतिꣳ हवामहे वसो मम । आहमजानि गर्भधमा त्वमजासि गर्भधम् ॥ १ ॥ यजु० अ० २३। मं० १९ ॥

اس منتر کی تفسیر میں مہی دھر نے لکھا ہے کہ اس منتر میں لفظ "گن پتی" سے گھوڑا مراد لینی چاہئے۔ چنانچہ اس نے منتر کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔

"مہشی (زن یجمان) روبروئے جملہ مہتمان یگیہ درمکان یگیہ نزد اسپ افتادہ می گوید۔ اے اسپ! من در رحم خود نطفہ توکر و حمل قرار ے یا بد میگیرم۔ توہم آن نطفہ را در رحم من بینداز۔"

"ہم تجھ گنوں (مجموعہ اشیاء یا مختلف انواع و اجناس معدود) کے پتی (محافظ و مالک پرمیشور) کو مدعو اور تسلیم کرتے ہیں۔ ہم تجھ تمام پریہ (دوستوں وغیرہ اعزاء اور نیز موکش وغیرہ اور اشیائے مرغوب) کے پتی (مالک و محافظ) کو بلاتے اور تجھ ندھی (علم دولت وغیرہ خزانوں) کے پتی (مالک و محافظ) کو پکارتے ہیں۔ اے دسو (محیط کل پرمیشور)! یہ تمام کاروبار عالم اور روئے زمین تیری قدرت میں اس طرح قائم ہے جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ ہو۔ ایسی عنایت کر کہ ہم تجھ گربھدھ (پشت و پناہ کل) پرمیشور کو تمام و کمال جان سکیں۔ اے بھگون! تو علیم کل و خبیر مطلق ہے (لفظ گربھدھ کے دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے) کہ ہم تجھ کو پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) اور پرمانو (ذروں) حاملان عالم کا بھی پشت و پناہ مانتے ہیں۔ تیرے سوائے اور کوئی دوسرا پشت و پناہ عالم نہیں ہے۔"

جس میں تمام عالم بسا ہوا ہے یا جو تمام عالم کے اندر سمایا ہوا ہے۔ اسے دسو کہتے ہیں۔ اس لئے یہ پرمیشور کا نام ہوا۔ دیکھو ایتریہ اور شت پتھ براہمن میں بھی لفظ "گنپتی" کا ترجمہ اس طرح کیا ہے :-

"گنا نام توا" "الخ منتر میں برہمپتی یعنی ویدوں کے پتی (مالک و محافظ) پرمیشور کا بیان ہے کیونکہ برہم (پرمیشور) کو برہسپتی کہتے ہیں اسی برہم (ایشور یا وید) کے اپدیش (ہدایت) کے ذریعہ سے سچی ہدایت کرنے والا اور عالم طبیب اس میو یا یجمان (یگیہ کرنے والے) کو ادویات سے تندرست کرتا ہے۔ یجمان اپنی آتما سے طبیب کو چاہتا ہے۔ پرمیشور جو سب جگہ محیط و بسیط ہے۔ اس کو پرتھ کہتے ہیں، پرکرتی اور آکاش وغیرہ بسیط اشیاء اس کی

قدرت سے قائم ہیں۔ اس لئے اس کو سپرتھ بھی کہتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں نام اسی پرمیشور کے ہیں۔" (ایتریہ براہمن پنچکا 1- کنڈکا 21)

"محافظ مخلوقات پرمیشور کا نام بمدگنی ہے۔ اور اسی پرمیشور کو اشو میدھ کہتے ہیں (یہ ایک معنی ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ) کشتری بمنزلہ اشو (گھوڑا) ہے اور وٹ یعنی رعیت بمنزلہ دیگر پشو (حیوانات) ہے۔ یعنی جس طرح گھوڑے کے مقابلہ میں بکری وغیرہ دیگر حیوانات کمزور ہوتے ہیں۔ اسی طرح راجہ کی سبھا کے مقابلہ میں وٹ یعنی رعیت کمزور ہوتی ہے۔ سلطنت کے نشان ہرنیہ یعنی سونا وغیرہ زر و دولت اور نور و جلال یا عدل و انصاف ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 11- کنڈکا 14 تا 17)

یہاں راج اور پرجا (رعیت) کا مقابلہ النکار (استعارہ) میں کیا ہے۔ اس حوالے میں لفظ بمدگنی پرمیشور کا مترادف آیا ہے۔ اس کی نسبت نرکت کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"یہ سورج وغیرہ روشنی کرنے والے اجرام اسی پرمیشور کی قدرت سے روشن ہیں۔ اس پرمیشور کے بنائے ہوئے سورج وغیرہ اجرام اور نیز اس کے باندھے ہوئے قانون کو دیکھ کر ان کے مسبب یعنی ایشور کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس پرمیشور کو بمدگنی کہتے ہیں۔ (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 24)

اب جیو اور ایشور کے درمیان مالک اور مملوک کے تعلق کو بیان کرتے ہیں۔

"انسان صرف اپنی قوت سے سورگ لوک یعنی پرمیشور کو باآسانی نہیں جان سکتا بلکہ ایشور ہی کے فضل و کرم سے جان سکتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 12- کنڈکا 1)

ایشور کا نام اشو بھی ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ

"ایشور ہی اشو ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 3- براہمن 8- کنڈکا 8)

چونکہ ایشور تمام کائنات میں سمایا ہوا اور سب جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اس لئے اسے اشو کہتے ہیں۔

"سلطنت کو اشو میدھ کہتے ہیں۔ راجہ بذریعہ انتظام سلطنت (دنیا میں) انصاف کا اجالا کرتا ہے۔ جس کا نیک ثمر کشتریوں اور حاکمان سلطنت کو ملتا ہے راجہ محض رعیت کی راحت و بہبودی کے لئے اس سے اپنے حکم یا قانون کی اطاعت کراتا ہے۔ اس لئے سلطنت ہی کا نام اشو میدھ ہے سلطنت کی رونق زر و دولت سے ہے اگر سلطنت زر و دولت سے مالا مال ہو گی تو سلطنت ہی کا عروج و استحکام متصور ہے نہ کہ رعایا کا۔ کیونکہ

رعیت صرف اسی صورت میں عروج پا سکتی ہے جبکہ آزادی حاصل ہو۔ جہاں ایک مطلق العنان راجہ ہوتا ہے وہاں رعیب پر ظلم ہوتا ہے۔ اس لئے رعیت کے صلاح و مشورہ کو انتظام سلطنت میں دخل ہونا چاہئے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 11- کنڈکا 15 تا 17)

"بغرض استحکام سلطنت عورتوں کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو علم و تربیت سے آراستہ کریں۔ اس نیک کام کو مقدم سمجھنا چاہئے۔ عالموں کو اس امر کا انسداد کرنا چاہئے کہ اس بارہ میں تساہل یا غفلت نہ ہونے پاوے اور جو لوگ حکم عدولی کریں ان کو تدارک کرنا چاہئے۔ اس طرح تین بار موقع دینا چاہئے تاکہ حفاظت سلطنت اسلوبی کے ساتھ عمل میں آ سکے۔ بالغرض روزمرہ تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے روحانی اور جسمانی طاقتوں کو بڑھانا چاہئے۔

جو لوگ مذکورہ بالا گربھدھ یعنی **مستطھو** کل پرمیشور کو جانتے ہیں۔ ان کے پران (نفس) اور ان کی طاقت' ہمت اور حوصلہ وغیرہ میں زوال نہیں آتا۔ ہرانسان کو یہ خواہش کرنی چاہئے کہ میں اس پرمیشور کی معرفت حاصل کروں۔

رعایا کو پشو کہتے ہیں۔ تمام کائنات ایشر کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے جو شخص رعایا کے اندر صاحب علم و معرفت ہوتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس تمام کائنات کے اندر ایشور موجود یا حاضر و ناظر ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 2 کنڈکا 4 و 5)

یہ "گنا نام توا۔" الخ منتر کا ترجمہ اختصار سے بیان کیا گیا۔ مہی دھر کا ترجمہ اس سے بالکل الٹا ہے۔

ता उभौ चतुरः पदः सम्प्रसारयाव स्वर्गे लोके प्रोर्णुवाथां
वृषा वाजी रेतोधा रेतो दधातु ॥ २ ॥ य० अ० २३ । मं० २० ॥

(یجروید' ادھیائے 23' منتر 20)

ترجمہ مہی دھر

"اسپ عضو خود در جسم زن ے ا گلند (ورشا اسپ رامیگویند) زن عضو اسپ رابدست خود کشیدہ در جسم خود داخل میکند۔"

صحیح ترجمہ

"ہم دونوں (راجہ اور رعیت) دھرم' ارتھ (دولت)' کام (مراد) اور موکش (نجات) ان

چاروں کو ہمیشہ باہم مل کر ترقی دیں' تاکہ ہم سورگ (راحت اعلیٰ) اور دیکھنے اور بھوگنے کے لائق آنند کو پاویں اور تمام جانداروں کو سکھ دیویں۔ جس راج میں حیوان سیرت جابروں اور ظالموں کو تعلیم و تادیب اور سزا وغیرہ سے درست کیا جاتا ہے وہی پرامن اور پرراحت ملک سورگ کہلاتا ہے۔ اس لئے راجہ اور رعیت دونوں کو چاہئے کہ اپنے سکھ کے لئے ورشا یعنی علم وغیرہ نیک گنوں کے عطا کرنے والے صاحب علم و معرفت انسانوں کو امداد دیں اور ان سے ہمیشہ علم اور قوت حاصل کریں۔ یہی "تا ابھو" الخ منتر کا منشاء ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 2- کنڈکا 5)

यकासकौ शकुन्तिका हलगिति वञ्चति । आहन्ति गभे पसो निगल्गलीति धारका ॥ य० अ० २३ । मं० २२ ॥

(یجروید- ادھیائے 23- منتر 22)

ترجمہ مہی دھر

ادھوریو یعنی کار پردازان یگیہ زمان و دوشیزگان بہ انگشت ہائے خود شکل اندام نہانی ساختہ بطریق تمسخر میگویند کہ بوقت زود گامے زناں آواز ململا مے خیزد۔ وقتیکہ عضو مرد مثل کنجشک در اندام زن مے رود زن آنرا در جسم خود فرومے خورد و انزال میکند۔ در آنوقت آواز گلگلامے خیزد دوشیزگان بہ انگشت ہائے خود صورت عضو مردی نما یند و ادھوریورا میگویند کہ روزن حشفہ بار دے تو مشابہت دارد۔" (مہی دھر میگوید- کہ اندریں منتر لفظ "پن" در معنی تولیداست و لفظ "ہنتی۔" در معنی رفتار یا دخول دارد۔"

صحیح ترجمہ

"جس طرح باز کے سامنے کم تر پرندوں کا کچھ زور نہیں چلتا اسی طرح راجہ کے مقابلہ میں رعایا کمزور ہوتی ہے۔ راجہ بالیقین سلطنت کے قیام اور امن و امان کے انتظام کے لئے ہمیشہ رعایا سے روپیہ لیتا ہے رعایا کو گبھہ (صاحب دولت) کہتے ہیں اور سلطنت کو پس (مشت یا عصا) کہتے ہیں۔ کیونکہ سلطنت کی قوت کو رعایا محسوس کرتی ہے۔ حاکمان سلطنت رعایا کو ہر طرف سے تکلیف دیتے ہیں۔ جہاں سلطنت میں ایک ہی (مطلق العنان) راجہ ہوتا ہے' وہ رعیت کو فنا کر ڈالتا ہے۔ اس لئے ایک شخص کو ہرگز راجہ نہیں بنانا چاہئے بلکہ رعایا کو چاہئے کہ سبھا و ہیکش (میرانجمن) کو جو سبھا کے تابع اور نیک چلن اور

اوصاف حمیدہ سے بہرہ مند عالم ہو' اپنا راجہ سمجھیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 6)

مہی دھر نے اس صحیح تفسیر سے بالکل برعکس ناشائستہ ترجمہ کیا ہے۔ جو قابل غور ہے۔

माता च ते पिता च तेऽग्रं वृक्षस्य रोहतः। प्रतिलामिति ते पिता गभे मुष्टिमतंसयत् ॥ य० अ० २३। मं० २४ ॥

(یجروید۔ ادھیائے 23- منتر 24)

ترجمہ مہی دھر

"برھما (بزرگ ترین مہتمم گیہ) زن یجمان، رامیگوید رائے مہشی (زن یجمان)! چوں مادر پدر تو بالائے درخت یعنی برپلنگ پوبی کہ آن ہم از چوب رخت حاصل مے شود خفتند و پدر تو مثال مشت عضو خود را در جسم مادرت داخل کرداز اں پیدائش تو بظہور آمدہ باز عضو خودرا ایستادہ کردہ اشارہ میکند کہ من با تو خواہش مجامعت دارم۔ بریں زن یجمان ہم میگوید کہ تو ہمچنیں زائیدی۔"

صحیح ترجمہ

"اے انسان! یہ زمین اور علم تیری ماں کی مثال ہے کیونکہ زمین نباتات وغیرہ بے شمار اشیاء اور علم و معرفت پیدا کرنے کی وجہ سے' ماں کی مثال ناز کرنے والے ہیں اور یہ سورج یا عالم اور ایشور تیرے باپ کی مثال ہیں۔ کیونکہ یہ محنت و تدبیر کی عادت سکھانے اور تمام سکھوں کو دینے اور حفاظت و پرورش کرنے والے ہیں انہیں کے ذریعہ سے جیو کو سورگ یعنی سکھ کی حالت یا درجہ حاصل ہوتا ہے شری یعنی علم وغیرہ نیک اوصاف اور جواہرات وغیرہ عمدہ تحائف اور اقبال و حشمت سلطنت کے جزو اعظم ہیں۔ شری انسان کو زینت بخشتی ہے۔ اور وہی سلطنت کا اعلیٰ زیور اور راحت عظیم کا باعث ہے۔ ریت کو گبھہ یعنی اقبال و دولت پیدا کرنے والی اور کاروبار سلطنت کو مشٹی (مشت) کہتے ہیں۔ یعنی جس

طرح انسان مٹھی میں روپیہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک مطلق العنان راجہ ہو تو ظلم و تعصب سے اپنی راحت کے لئے رعیت کا تمام مال و دولت ضبط کر لیتا ہے۔ چونکہ راجہ رعیت کا ناک میں دم کر دیتا ہے' اس لئے اس کو وشہاتک (رعایا کا قاتل) کہتے ہیں۔"

(شتپتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 7)

"مہی دھر کا ترجمہ اس ترجمہ سے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے اسے کسی کو نہ ماننا چاہئے۔"

ऊर्ध्वमेनामुच्छ्रापय गिरौ भारं हरन्निव। अथास्यै मध्य
मेधतां शीते वाते पुनन्निव॥ य० अ० २३। मं० ३६॥

(یجروید ادھیائے 23- منتر 36)

ترجمہ مہی دھر

"اندام زن راز دست کشیدہ فراخ بکند تاکہ آں کشادہ شود۔ بمثل آنکہ مرد کاشتکار دربار سرد غلہ افشاں را بالا گرفتہ سے جنباند تاکہ دانہ از علف جدا شود۔"

صحیح ترجمہ

اے انسان! تو اس سلطنت کے لئے اقبال و حشمت کو ترقی دے۔ جب سلطنت کی حفاظت سبھا کے ذریعہ سے کی جاتی ہے تو سلطنت اس طرح عروج حاصل کرتی ہے جس طرح کوئی بھاری بوجھ کو اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاوے۔ شری رعب سلطنت ہے۔ سبھا کے انتظام سے قلمرو میں شری (اقبال و حشمت) کو عروج دے کر سلطنت کو بے نظیر بنانا چاہئے۔ اس اصول پر عمل کرنے والا انسان دنیا میں پراقبال و حشمت سلطنت کو ترقی کے اعلیٰ زینہ پر پہنچاتا ہے۔ شری سلطنت کا مرکز ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا شری یعنی سامان خورد نوش اور کار آمد قیمتی اشیاء کی کثرت عظیم الشان سلطنت کا نشان اور باعث استقامت ہے۔

عمدہ سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت میں اعلیٰ درجہ کا سامان راحت پیدا کرنا چاہیئے۔ حفاظت سلطنت کوشیت کہتے ہیں۔ پس عمدہ سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت کی حفاظت کرنی چاہیئے۔"
(شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3 کنڈکا 1 تا 4)

यदस्या अंहुभेद्याः कृधु स्थूलमुपतसत् । मुष्काविदस्या एजतो गोशफे शकुलाविव ॥ २८ ॥ य० अ० २३। मं० २८ ॥

(یجروید- ادھیائے 23- منتر 28)

ترجمہ مہی دھر

"چوں در اندام تنگ عضو خورد و فربہ داخل نے شود- خصیتان برلب اندام نہانی مے کرزند- بوجہ ضیق اندام نہانی و فربہی عضو خصیتان بیرون ہمی مانند بشکل آنکہ در نشان سم گاؤ پر از آب دو ماہی سیمیں بیتاب و مضطرب باشند-"

صحیح (4) ترجمہ

"جو راجہ جرم و خطا سے پاک رعیت کے تمام چھوٹے اور بڑے کاموں کو شرف توجہ بخشتا ہے یعنی خود ان پر نگرانی رکھتا ہے تو اس کے راج میں چوہوں کی طرح نقصان کرنے والے چور یا سبھاسد (ارأکین سبھا) اور خودغرض لوگ مثل ماہئی بیتاب اس طرح ناچتے ہیں' جس طرح گائے کے کھر سے زمین گڑھا ہو کر پانی بھر جائے اور اس میں دو مچھلیاں تڑپتی ہوں۔"

यद्देवासो ललामगुं प्रविष्टीमिनमाविषुः । सक्थ्ना देदिश्यते नारी सत्यस्याक्षिभुवो यथा ॥ य० अ० २३ । मं० २९॥

(یجر وید- ادھیائے 23- منتر 29)

ترجمہ مہی دھر

"چوں بازیچہ کناں دیوا (کارپردازان ہوم) لا مگو یعنی عضو خود رادر اندام زن داخل میکنند- انزال منی در رحم زن مے شود- وقتیکہ باعضو خود بازیچہ مے کنند یعنی آنرادر اندام زن داخل میکنند- ہر دو ساق زن نمایاں می شوند- بوقت مجامعت جملہ اعضائے زن زیر اعضائے مرد پوشیدہ مے شوند صرف ساق زن عریاں ہمی ماند و از و شناخت مے شوند کہ ایں زن است-" لام راحت را مے گویند و چیزے کز و راحت بدست آید- آں لا مگو یعنی عضو مرد است یا کہ لام نیلوفر رای گویند و چوں وقت دخول عضو استادہ یا شاخ نیلوفر مشابہت دارد- زاں ہم آں را لا مگوے نامند-

صحیح ترجمہ

"عالم پر تیکش (علم الیقین وغیرہ) سے پیدا ہونے والے علم حقیقی کو حاصل کر کے قسم قسم کے اعلیٰ اوصاف بخشنے اور راحت پہنچانے والے علم کے سرور میں محو و مستغرق ہوتے ہیں اور رعیت کو بھی اسی راحت سے بہرہ یاب کرتے ہیں- جس طرح عورت اپنی ران کو ہمیشہ کپڑے سے چھپائے رکھتی ہے- اسی طرح عالموں کو چاہئے کہ رعیت کو ہمیشہ امن و راحت کے دامن میں چھپائے رکھیں-"

यद्धरिणो यवमत्ति न पुष्टं पशु मन्यते। शूद्रा यदर्यजारा न पोषाय धनायति॥ य० अ० २३। मं० ३०॥

(یجروید- ادھیائے 23- منتر 30)

ترجمہ مہی دھر

"گشتا (مردیکه پدرش کشتری وما درش شودر بود) بازن خود میگوید که چوں زن شودر بامرد ویشیہ فعل شنیع بلند یا مرد ویشیہ بازن شودر زناکند شودر ازاں خوش و سرفراز نمے شود و نمی پندارد که زن من با ویشیہ مجامعت کرده سرفراز شد بلکه بخیال ایں امر که زنش فاحشه گردید رنجیده میشود۔ زن فاحشه گشتا رای گوید چوں مرد شودر بازن خاندان ویشیہ فعل قبیح بکند مرد ویشیہ آنرا باعث سرفرازی خود نمی پندارد و نمی فہمد که زن من سرفراز شده بلکه بخیال ایں امر که زن من بامرد رذیل یعنی شودر خراب شده آزرده میشود۔"

صحیح ترجمہ

"رعیت یو (اناج) ہے اور مطلق العنان راجہ ہرن کی طرح عمدہ عمدہ چیزوں کو چرنے والا ہوتا ہے۔ جس طرح ہرن کھیت کے اناج کو چر کر خوش ہوتا ہے اسی طرح مطلق العنان راجہ ہمیشہ اپنے ہی سکھ کو چاہتا ہے وہ اپنی راحت کے لئے اپنی رعیت کو کھاتا ہے۔ جس طرح گوشت خور موٹے تازے جانور کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کی خواہش کرتے ہیں

اور اس فربہ جانور کا زندہ رہنا نہیں چاہتے۔ اسی طرح مطلق العنان راجہ اپنی راحت کو مقدم سمجھ کر ہمیشہ یہ نیت رکھتا ہے کہ رعیت میں کوئی مجھ سے زیادہ نہ بڑھنے پاوے اس لئے ایک مطلق العنان راجہ کے ماتحت رعیت سرسبز نہیں رہ سکتی اور نہ اس کی کسی قسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شودر کی عورت بدکار ہو جاوے تو شودر خوش نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب ایک مطلق العنان راجہ رعیت کی حفاظت نہیں کرتا۔ تو رعیت پنپنے نہیں پاتی۔ اسی وجہ سے ویشیہ عورت کے بزدل بیٹے یا شودر کی جاہل اولاد کو بھی تخت نشین نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ سلطنت نہیں کر سکتے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 8)

اس شت پتھ براہمن کی شرح سے مہی دھر کا ترجمہ بالکل برعکس ہے۔

उत्सक्थ्या अव गुदं धेहि समञ्जिं चारया वृषन्। यः स्त्रीणां जीवभोजनः॥ य० अ० २३। मं० २१॥

(یجروید- ادھیائے 23- منتر 21)

ترجمہ مہی دھر

"یجمان (مردیکہ درخانہ اس گیہ بعمل آید) اسپ را خطاب میکند اے اسپ نطفہ انداز بر کون زن من کہ ساقہائے خود را افراختہ است نطفہ بینداز! و عضو خود در اندام او داخل کن۔ آں عضو کہ روح افزائے زنان است و از وخولش در اندام خویش زنان محظوظ می شوند در اندامش براں!"

صحیح ترجمہ

"اے تمام مرادوں کے عطا کرنے والے عالم اور سبھاد ھیکش (میرانجمن یا راجہ)! تو رعایا کے اندر علم معرفت' راحت' انصاف اور روشنی کو ترقی دے۔ جو بدکار عورتیں حرامکاری کریں۔ تو ان کے سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے سزا دے یا قید خانہ میں بھیج دے۔ عورتوں میں جو کوئی بدکار عورت ہوتی ہے۔ تو اس کو مناسب سزا دیتا ہے تو جیو بھوجن یعنی لوگوں کو جان سے مار ڈالنے والے خونخوار ڈاکوؤں کو سزا دے۔"

مہی دھر کی تفسیر وید دیپ نامی کی اسی قدر تردید سے دانشمند لوگ تمام کی تردید سمجھ لیں گے۔ جب ہم منتروں کی تفسیر کریں گے' اس وقت ان کے ساتھ مہی دھر کے ترجمہ کی اور غلطیاں بھی ظاہر کریں گے۔ جب ملک آریہ ورت کے باشندوں یعنی ساین و مہی دھر وغیرہ کی تفسیروں میں ایسی ایسی غلطیاں موجود ہیں۔ تو ملک یورپ کے باشندوں کی تفسیروں میں' جنہوں نے انہیں کے مطابق اپنے اپنے ملک کی زبان میں ترجمہ کیا ہے' جو گل کھلے ہوں گے۔ وہ بیان کے محتاج نہیں۔ جب سائن اور مہی دھر وغیرہ کے ترجمے کی یہ کیفیت ہے تو اس کی مدد سے جس قدر ترجمے اس ملک کی زبان یا یورپ کی زبانوں میں ہوئے ہیں' ان کی غلطیوں کا کیا شمار ہو سکتا ہے؟ اس بات کو راستی شعار لوگ بخوبی سوچ سکتے ہیں۔ آریہ لوگوں کے ایسے ترجموں کی مدد لینا بالکل مناسب نہیں ہے کیونکہ ان پر بھروسہ کرنے سے ویدوں کے سچے مطالب مٹی میں مل جاتے ہیں اور سچ کی جگہ جھوٹ کا رواج ہوتا ہے

اس لئے ان ترجموں کو ہرگز بھی صحیح نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ وید پورے کے پورے علوم حقیقی سے معمور ہیں۔ اور ان میں جھوٹ کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ جب چاروں ویدوں کی تفسیر مکمل ہو کر چھپ جائے گی اور اہل علم و دانش لوگوں کے زیر مطالعہ آئے گی۔ تب عوام الناس اس بات کو خود بخود سمجھ جائیں گے اور سب پر یہ بات روشن ہو جائے گی کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کے برابر کوئی دوسرا علم نہیں ہے۔"

باب: 28

اصول تفسیر ہذا کا بیان

کرم کانڈ وغیرہ اور نیوگ کی تفصیل نہیں دی گئی

اس تفسیر میں ہم کرم کانڈ (عملی فرائض) کو الفاظ کے معنی میں بیان کریں گے۔ مگر جو منتر کرم کانڈ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بموجب اگنی ہوتر سے لے کر اشومیدھ تک جو کارروائی کرنا فرض ہے۔ اس کو ہم اس تفسیر میں مفصل درج نہیں کریں گے۔ کیونکہ کرم کانڈ کی ہدایتیں ایتریہ اور شت پتھ براہمن' پورومیمانسا شاستر اور شروت سوتروں میں بخوبی درج ہیں۔ ان کو دوبارہ بیان کرنے سے انارش (1) کتابوں کی مانند تکرار عبارت اور پسے کو پیسنے کی مثال صادق آ جائے گی۔ اس لئے اسی نیوگ (ہدایت عملی) کو ماننا مناسب ہے۔ جو قرین عقل ویدوں سے ثابت یعنی منتروں کے معنی سے نکلتی' اور خود ان میں بیان کی گئی ہیں۔ اسی طرح اپاسنا (2) کانڈ یعنی عبادت کے مضمون کو بھی صرف الفاظ وید کی منشاء کے مطابق بیان کریں گے۔ کیونکہ اس مضمون کا مجموعی و مکمل بیان پاتنجل یوگ شاستر وغیرہ میں مل سکتا ہے۔

یہی کیفیت گیان کانڈ کی سمجھنی چاہئے۔ کیونکہ اس مضمون کی خاص تشریح **سانکھیہ** شاستر' ویدانت درشن اور اپنشد وغیرہ میں مل سکتی ہے۔

ان تینوں کانڈوں (مضمونوں) کے علم سے جو **نشپتی** (کمال و مہارت) اور اپکار (فیض و فائدہ) حاصل ہوتا ہے' اسی کو وگیان کانڈ کہتے ہیں۔

ان چاروں کانڈوں کی مفصل تشریح مذکورہ بالا کتابوں میں ویدوں کے مطابق کی گئی ہے۔ ان کی بابت بخوبی تحقیق و تصدیق کر کے جہاں تک وید کے منشاء کے مطابق ہو قبول کرنا چاہئے۔ جس کی جڑ نہ ہو گی' اس کی شاخیں وغیرہ بھی نہ ہوں گی۔"

منتروں کے چھند اور سور بھی لکھے گئے ہیں

ویاکرن (علم صرف و نحو) وغیرہ وید انگوں کے ذریعہ سے وید کے الفاظ کے اوات (بلند) وغیرہ سور (سریا لہجہ) کا علم اور قرات کا طریقہ بھی سیکھنا چاہئے۔ چونکہ یہ مضمون مذکورہ بالا کتابوں میں مکمل اور صحیح صحیح درج ہے۔ اس لئے ہم اس کو یہاں بیان نہیں کرتے۔ اسی طرح چھندوں (بحروں) کا بیان اور تشریح جس طرح عروض کی کتاب یعنی پنگل سوتروں میں درج ہے' اسی طرح ماننی چاہئے۔ سور سات ہوتے ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ "سور یہ ہیں۔ شڑج' رشبھ' گاندھار' مدھیم' پنچم' دھیوت اور نشاو۔" (پنگل شاستر۔ اوھیائے 3۔ سوتر 94)

ہم پنگل آچاریہ کے سوتروں کے مطابق ہر چھند کے ساتھ اس کا سور بھی لکھیں گے۔ کیونکہ آج کل جس جس چھند (بحر) کے جو جو منتر ہیں۔ ان کو اپنے اپنے سور کے مطابق ساز و سرود کے ساتھ نہیں گایا جاتا۔

اسی طرح علم طب وغیرہ کی خاص تشریح ویدوں کے اپ ویدوں یعنی آیر وید وغیرہ میں موجود ہے۔ ان مضمونوں کے متعلق خاص خاص مطالب کو ہم عموماً وید منتر کی تفسیر لکھتے وقت ظاہر کریں گے۔

"جب اس طرح ویدوں کے مطالب ظاہر ہو جائیں گے اور ان کا واقعی علم پختہ ولائل کے ساتھ حاصل ہو جائے گا۔ تب عوام الناس کے تمام شکوک مٹ جائیں گے۔"

ہم ویدوں کی تفسیر سنسکرت اور پرکرات (ہندی) دونوں زبانوں میں لفظی معنوں کے ساتھ معہ حوالہ لکھیں گے۔ اور جہاں جہاں ویاکرن (صرف و نحو) وغیرہ کے حوالہ کی ضرورت ہو گی' اس کو برابر درج کیا جائے گا۔ تاکہ اس زمانہ میں جس قدر ویدوں کی منشاء کے خلاف اور قدیم تفسیروں کے مخالف غلط و باطل ترجمے جاری ہیں ان کا رواج چھوڑ کر عوام الناس کو صحیح تفسیر کے دیکھنے سے ویدوں کی عقیدت و رغبت پیدا ہو۔ سائن آچاریہ وغیرہ نے جو زمانہ سازی کے خیال سے دنیا میں عزت حاصل کرنے کے لئے اپنی اپنی مرضی کے مطابق تفسیر لکھ کر مشہور کی ہیں اور ان سے جو بڑا بھاری نقصان پہنچا ہے اور نیز ان کی وجہ سے جو ملک یورپ کے لوگوں کو ویدوں کی نسبت شک اور مغالطہ پیدا ہوا ہے' اس کو دور کرنے کے لئے ہم سنہتا کے منتروں کے صحیح صحیح معنی و مطالب کو شاستروں کے مطابق جہاں تک عقل کی رسائی ہے ظاہر کریں گے۔ جب ایشور کے فضل و کرم سے ہماری یہ

تفسیر جو رشی، منی، مہرشی اور مہامنی آریوں کی بنائی ہوئی اِیتریہ براہمن وغیرہ ویدوں کی صحیح تفسیروں کے حوالے سے کی گئی ہے، مشہور ہو جائے گی۔ تب امید ہے کہ عوام الناس کو بڑا بھاری سکھ حاصل ہو گا۔

بعض منتروں کے کئی کئی ترجمے کئے گئے ہیں

اس تفسیر میں جس جس منتر کے پار مارتھک (اعلیٰ مقصد انسانی کو بیان کرنے والے) اور دیاو ہارک (دنیوی کاروبار کو بیان کرنے والے)، وو دو ترجمے شلیش النکار (صنعت کثیرالمعانی) وغیرہ کے بموجب کسی حوالے سے ہونے ممکن ہوں گے تو اس کے دونوں ترجمے کئے جائیں گے مگر ایسا کوئی بھی منتر نہیں ہے جس میں ایشور کا بالکل تیاگ (قطع تعلق) ہو۔ کیونکہ وہ علت فاعلی ہے۔ ایشور اس کائنات معلول کے جزو جزو میں سرایت کئے ہوئے ہے کوئی معلول شئے ایسی نہیں۔ جس کے ساتھ ایشور کا تعلق نہ ہو۔ جہاں محض دیاو ہارک ترجمہ ہو گا وہاں بھی صنعت ایزدی کے مطابق ہونے اور مٹی وغیرہ جوہروں کے قیام و انتظام سے ایشور ہی کا تعلق سمجھنا چاہئے اسی طرح جہاں صرف پار مارتھک ترجمہ کیا جائے گا اس میں اشیاء معلول کے تعلق کی وجہ سے دوسرا ترجمہ بھی آ جائے گا۔"

باب: 29

ویدوں کے متعلق چند سوالوں کے جواب

وید چار کیوں ہیں؟

سوال۔ ویدوں کو چار حصوں میں کیوں تقسیم کیا ہے؟

جواب۔ جدا جدا اصول علمی جتلانے کے لئے۔

سوال۔ وہ کیا ہیں؟

جواب۔ مثلاً علم موسیقی میں تین طرح کی تقسیم ہے۔ یعنی گانے اور قرات میں درت' (1) مدھیم اور بلمبت۔ یہ تین تقسیم ہوتی ہیں۔ جتنی دیر میں ہر سو سور (حرکات متصورہ) ادا ہوتے ہیں' اس سے دگنی دیر میں دیرگھ سور (حرکات ممدوہ) اور اس سے تگنی دیر میں پلت سور (حرکات دراز) بولے جاتے ہیں۔اسی وجہ سے (یعنی قرات کی سہ گانہ کی تقسیم کے باعث) ایک ہی منتر بعض دفعہ چاروں سنہتاؤں (ویدوں) میں آتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ " رگوید سے ستتی یعنی اشیاء کی ماہیت کا اور یجروید سے ان کے استعمال کا علم حاصل کرتے ہیں اور سام وید سے وید گاتے ہیں۔" رگوید میں تمام موجوات کے گنوں کو بیان کیا ہے۔ یجروید میں ان اشیاء سے جن کے گن بتائے گئے ہیں' بذریعہ عمل بے شمار عملی فوائد حاصل کرنے کی ہدایت ہے۔ سام وید میں گیان (علم و معرفت) اور کریا (عمل) دونوں پر گہری نظر سے غور کر کے علم کو نتیجہ کی حد تک پہنچا دیا ہے اور جس قدر تینوں ویدوں میں علم اور اس کے نتیجہ پر غور کیا گیا ہے اس کی تکمیل اتھروید میں کی گئی ہے تاکہ ان کی بخوبی حفاظت اور ترقی عمل میں آوے۔

الغرض انہی وجوہات سے ویدوں کی چار حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

سوال۔ ویدوں کی چار سنہتائیں بنانے کا کیا مقصد ہے؟

جواب۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ علمی اصول کو بتانے والے منتروں کے مضمون کے لحاظ سے ان کی ترتیب قائم رہے اور تقدیم اور تاخیر کے سلسلہ سے وہ علوم جو ان کے اندر بیان کئے گئے ہیں باآسانی حاصل ہو جاویں۔ پس اسی وجہ سے سنہتائیں بنائی گئی ہیں۔

سوال۔ ویدوں میں **اشٹک** منڈل ادھیائے' سوکت **شٹک** کانڈ' ورگ' دشتی' ترک (2) پرپاٹھک اور انوواک کی تقسیم کیوں کی گئی ہے؟

جواب۔ **اشٹک** وغیرہ کی ترتیب اس لئے رکھی ہے کہ پڑھنے پڑھانے میں آسانی رہے اور نیز منتروں کا شمار اور ہر علمی مضمون کی تقسیم بہ آسانی معلوم ہو سکے۔

سوال۔ رگوید پہلے' یجروید دوسرے' سام وید تیسرے اور اتھرووید چوتھے درجے پر کیوں گنا جاتا ہے؟

جواب۔ جب تک گن (عرض) اور اگنی (جوہر) کا قرار واقعی علم نہیں ہوتا تب تک اس کا سنکار (اثر و خیال) اور پریتی (شوق و رغبت) پیدا نہیں ہوتی کیونکہ جب تک یہ نہ ہو طبیعت نہیں لگتی اور طبیعت کے لگے بغیر اس میں سکھ حاصل نہیں ہوتا۔ پس چونکہ رگ وید میں علوم کا بیان ہے اس لئے اس کو اول شمار کرنا واجب ہے اور جب اشیاء کے گنوں کا علم ہو جاتا ہے' تب اس پر کاربند ہو کر اس سے مناسب فیض و فائدہ حاصل کر کے تمام دنیا کی بھلائی کرنی چاہئے اور چونکہ یجر وید میں اسی بات کا بیان ہے اس لئے وہ دوسرے درجے پر شمار ہوتا ہے۔ سام وید میں اس بات کا بیان ہے کہ گیان (علم) اور کرم کانڈ (عمل) اور نیز اپاسنا (عبادت) سے کس قدر اور کس طرح ترقی اور عروج حاصل ہو سکتا ہے اور ان سے کیا پھل (ثمرہ) ملتا ہے اس لئے اس کو تیسرے درجے پر شمار کیا گیا۔ اور اتھرووید سے پہلے تین ویدوں میں بیان کئے ہوئے علوم کی حفاظت خاص مقصود ہونے کی وجہ سے اس کو چوتھے درجے پر گنا جاتا ہے پس گن گیان (علم طبیعیات) کریا (ہدایت استعمال) وگیان (معرفت الٰہی) اور ان سب علوم کی ترقی اور حفاظت کا باہم مسلسل تعلق ہونے کی وجہ سے رگ وید' یجروید' سام وید اور اتھرووید۔ ان چار سنہتاؤں کو ترتیب وار گنایا جاتا ہے اور ان کے نام رکھنے میں بھی اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ''رچ یعنی ''ستتی'' (تعریف کرنا) سے رگ اور یج یعنی دیو پوجا (ایشور کی عبادت) ''سنگتی کرن'' (باہم ملاتا) اور ''دان'' (دنیا) سے یجر اور سان تو یعنی ''تسلی و تشفی دینا'' سے سام بنتا ہے۔ سام شو مصدر بمعنی ''مرنا'' سے بھی بنتا ہے۔ تھروت بمعنی ''چرت'' (شک کرتا ہے) سے آ ''پرت شیدھ

" (نفی) کا ایزاد ہو کر اتھرو بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے II- کھنڈ 18)

چرت "چر" مصدر سے بنتا ہے۔ جس کے معنی شک کرنا ہیں اس لئے لفظ اتھرو سے شکوک کا رفع کرنے والا مراد ہے۔ پس یہ یقین رکھنا چاہئے کہ مصدری معنی کے لحاظ سے بھی ویدوں کا شمار اسی ترتیب سے ہونا مناسب ہے۔

منتروں کے رشی' دیوتا' چھند اور سور کیا ہیں؟

سوال۔ ہر منتر کے رشی' دیوتا' چھند اور سور کیوں لکھے جاتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کا ایشور کی طرف سے الہام ہونے کے بعد جس جس رشی کو جس جس منتر کے معنی کا کشف حاصل ہوا۔ اس اس منتر کے اوپر اس رشی کا نام لکھا گیا۔ چونکہ ایشور کا دھیان کرنے' اس کی رحمت خاص اور بڑی بھاری کوشش سے منتر کے معنی کا انکشاف ہوتا ہے۔ اس لئے اس بڑے بھاری فیض کی یادگار کے لئے اس اس رشی کا نام لکھنا مناسب ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حوالہ درج کیا جاتا ہے۔

"جو انسان معنی کے علم کے بغیر سنتا یا پڑھتا ہے۔ اس کا سننا اور پڑھنا بے سود ہے۔ کلام کا فائدہ یہی ہے کہ اس سے علم و معرفت حاصل ہو اور اس علم و معرفت کے بموجب عمل کیا جاوے۔ جو لوگ اس طرح علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ان کو رشی کہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں کو کشف حاصل ہوتا ہے جو لوگ اس طرح تمام علوم کو قرار واقعی حاصل کر کے رشی ہوئے۔ انہوں نے دوسرے لوگوں کو جنہیں ویدوں کا علم حقیقی نہیں تھا' اپنے اپدیش (تعلیم) سے وید منتروں کا علم عطا کیا اور ان کے معنی کو ظاہر کیا۔ تاکہ وید کے معنی کا ہمیشہ رواج رہے جو لوگ ویدوں کو پڑھنے اور اس کے اپدیش (ہدایت سننے) سے عاری ہیں ان کو وید کے معنی کا علم عطا کرنے کے لئے یہ **نگھنٹو** اور نرکت نام کی کتابیں بنائی گئی ہیں تاکہ سب لوگ ویدوں اور وید کے انگوں کا صحیح صحیح علم حاصل کر سکیں۔ **نگھنٹو** میں یہ مضمون ہے کہ جو مصدر ہم معنی ہیں یا ایک ہی فعل کو ظاہر کرتے ہیں یا جس قدر معنی ایک ہی لفظ سے ظاہر ہوتے ہیں ان سب کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اکثر ایک ہی معنی کے کئی اسم ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایک اسم کے کئی معنی ہوتے ہیں۔ جس منتر میں جن قابل بیان و تشریح طلب مضامین یا اشیاء کی خصوصیت کے ساتھ تعریف و تشریح کی جاوے انہیں کو اس منتر کا دیوتا جاننا چاہئے۔ اور جو منتر سے باہر کسی شے یا مضمون کا حوالہ

یا اشارہ کیا جاوے وہ بھی **نگھنٹو** کی تشریح میں شامل ہے۔" (نرکت ادھیائے ا- کھنڈ 2)

پس یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ کسی انسان نے منتروں کو بنایا ہے۔ بلکہ جس جس رشی نے جس جس منتر کے معنی کو ظاہر کیا ہے۔ اس اس رشی کا نام اس اس منتر کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اور جس منتر کا جو مضمون ہے وہی اس منتر کا دیوتا سمجھنا چاہئے۔ دیوتا منتر کے معنی کو عیاں کرتا ہے' گویا اس کی کنجی ہے۔ اسی وجہ سے منتر کے ساتھ اس کا دیوتا لکھا جاتا ہے اسی طرح ہر منتر کے ساتھ اس کا چھند (بحر) لکھا جاتا ہے۔ تاکہ اس کا بھی علم ہو جائے۔ اور جس جس منتر کو جس جس سور سے ساز میں گایا جا سکتا ہے۔ اس اس شرح وغیرہ سور کو اس کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ یہ باتیں سب کے جاننے کے لائق ہیں۔

ویدوں میں اگنی وغیرہ کی ترتیب اور منشاء

سوال۔ ویدوں میں اگنی' وایو' اندر' اشوی اور سرسوتی وغیرہ الفاظ ترتیب وار کیوں آتے ہیں؟

جواب۔ علوم کے تقدم و تاخر کو جتلانے کے لئے اور نیز اس غرض سے کہ ہر علم سے جو نتائج لازمی (**انوشنگی**) پیدا ہوتے ہیں' ان کو بطور نتائج علمی بیان کیا جاوے۔ مثلاً لفظ اگنی سے ایشور اور آگ دونوں مراد ہیں۔ جس طرح لفظ اگنی سے ایشور کا علم اور اس کا محیط کل ہونا وغیرہ گن عیاں ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس لفظ سے ایشور کی پیدا کی ہوئی آگ بھی مقدم طور پر مراد لی جاتی ہے کیونکہ وہ صنعت کے کاروبار میں سب سے مقدم اور نہایت کارآمد ہے۔ علی ہٰذا جس طرح ایشور کا **مستظہر** کل اور قادر مطلق وغیرہ ہونا لفظ وایو سے عیاں ہوتا ہے' اسی طرح علم صنعت میں اس سے ہوا مراد ہے۔ جو آگ کی معاون ہے۔ اس لئے اسے دوسرے درجے پر لیتے ہیں۔ ہوا تمام اشیاء مجسم کو اٹھانے والی اور آگ سے تعلق رکھنے والی ہے اور سب کو قائم رکھنے کی وجہ سے ایشور کا نام بھی وایو ہے پھر جس طرح لفظ "اندر" سے ایشور کا صاحب قدرت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اس لفظ سے ہوا (یا بجلی) مراد ہے۔ کیونکہ اس سے بھی انسانوں کو نہایت اعلیٰ حشمت و دولت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے لفظ اندر کو وایو کے بعد رکھا ہے۔ لفظ اشوی سے علم صنعت یعنی سواریوں کو خود رفتار وغیرہ بنانے کے لئے علم میں پانی آگ اور معدنیات ارضی و حرارت و روشنی وغیرہ مقدم و غیر مقدم سامان مراد ہیں اس لئے لفظ اشوی یعنی پانی اور بھاپ وغیرہ

ویدوں میں اگنی (آگ) اور وایو (ہوا) کے بعد آیا ہے۔ علیٰ ہذا لفظ سرسوتی سے ایشور کے علم کا غیر متناہی ہونا اور اس کے لفظ و معنی اور ان کے ربط سے وابستہ ویدوں کا اپدیشٹا (ملہم) ہونا وغیرہ گن ظاہر ہوتے ہیں اور اس لفظ سے زبان کا کمال بھی مراد ہے۔ الغرض ان ہی وجوہات سے اگنی' وایو' اندر' اشوی اور سرسوتی وغیرہ لفظوں کو ترتیب وار لیا ہے۔

اس لئے سب انسانوں کو ویدوں کے الفاظ کی نسبت ہر جگہ یہی اصول سمجھنا چاہئے۔

ویدوں میں اگنی اور وایو وغیرہ سے ایشور مراد ہے

سوال۔ ویدوں کے شروع میں اگنی وایو وغیرہ الفاظ کے استعمال سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ ویدوں میں ان لفظوں سے آگ اور ہوا وغیرہ دنیوی چیزیں ہی مراد ہیں۔ کیونکہ شروع میں لفظ ایشور کو استعمال نہیں کیا۔

جواب۔ مہامنی پتنجلی جی مصنف مہابھاشیہ نے "دتن سوتر کی شرح میں لکھا ہے کہ " جس صورت میں دکھیان (شرح) کے ذریعہ سے منتروں کے لفظ لفظ کے معنی کو مشرح کر دیا گیا ہے' تو پھر کوئی شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔" پس اس بارہ میں تمام شکوک خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وید اور ویدوں کے انگوں اور اپانگوں اور براہمنوں وغیرہ میں لفظ اگنی کی شرح ایشور اور آگ دونوں طرح سے موجود ہے اگر لفظ ایشور استعمال کیا جاتا تو پھر بھی شرح کے شک رفع نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ لفظ ایشور سے پرماتما کے علاوہ صاحب قدرت راجہ بھی مراد ہے۔ اور کسی آدمی کا نام بھی ایشور ہو سکتا ہے؟ پس اس صورت میں یہ شک پیدا ہوتا کہ ایشور سے ان دونوں کے منجملہ کس سے مراد لینی چاہئے اس صورت میں شرح ہی سے شک رفع ہو کر یہ معلوم ہوتا کہ یہاں لفظ ایشور سے پرماتما مراد ہے' اور یہاں راجہ وغیرہ انسان' اسی طرح یہاں بھی لفظ اگنی کے دونوں معنی لینے میں کچھ ہرج نہیں ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو کروڑوں شلوک اور ہزاروں کتابیں بنانے سے بھی علم کا بیان میں آنا ممکن نہ تھا۔ اسی وجہ سے ایشور نے اگنی وغیرہ الفاظ کو استعمال کیا ہے تاکہ تھوڑے سے لفظوں اور چھوٹی چھوٹی کتابوں کے ذریعہ سے دیوہارک (دنیوی کاروبار کے متعلق) اور پار مارتھک (مقاصد اعلیٰ کے متعلق) دونوں علوم کا بیان ہو سکے۔ ایشور نے اگنی وغیرہ الفاظ یہ سوچ کر استعمال کئے ہیں۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ تک پڑھنے پڑھانے اور تھوڑی ہی محنت کرنے سے انسان تمام علوم میں ماہر ہو جاویں۔ پرمیشور بڑا رحیم ہے۔ اس نے آسان و

مختصر لفظوں میں تمام علوم کے اصول بیان کر دیئے ہیں' دنیا میں جو "اگنی" وغیرہ کے معنی (آگ وغیرہ) مشہور ہیں۔ ان سے بھی ایشور کی قدرت کا نشان ملتا ہے۔ گویا یہ (آگ وغیرہ) تمام اشیاء اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ (ایشور ہے) چاروں ویدوں میں جس قدر علوم ہیں۔ ان میں سے قدرے قلیل اس دیباچہ میں اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے۔ اس کے بعد ہم منتروں کی تفسیر کریں گے اور جس منتر میں جس علم کا بیان ہے۔ اس کو منتر کی تفسیر کرتے ہوئے اسی موقع پر بخوبی ظاہر کیا جاوے گا۔"

الفاظ وید کے متعلق چند خاص قواعد مندرجہ نرکت

ویدوں میں مندرجہ ذیل قواعد کلیہ کا سب جگہ لحاظ رکھا گیا ہے۔

ویدوں میں ضمیروں کا خاص استعمال

"تمام منتر تین قسم کے معنی یا مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ بعض پروکش (غائب) بعض پرتیکش (حاضر) اور بعض ادھیاتم (روحانی) مضمون کو۔ ان میں سے پہلے کے لئے پرتھم پرش (ضمیر غائب) دوسرے کے لئے مدھیم پرش (ضمیر حاضر) اور تیسرے کے لئے اتم پرش (ضمیر متکلم) استعمال کی جاتی ہے ان میں سے بھی ضمیر حاضر کے متعلق دو قاعدے ہیں۔

(1) جہاں مضمون ایک ظاہر و محسوس شے ہے' وہاں ضمیر حاضر استعمال کی جاتی ہے۔ اور (2) جہاں وہ شے جس کی تعریف و تشریح کرنا مطلوب ہے غائب و غیر محسوس ہے' مگر تعریف و تشریح کرنے والا موجود و حاضر ہے۔ تو وہاں بھی ضمیر حاضر ہی استعمال کی جاتی ہے۔

غرض یہ ہے کہ (سنسکرت کی) ویا کرن (علم صرف و نحو) میں تین ضمیریں ہوتی ہیں۔ جن کے نام ترتیب وار حسب ذیل ہیں :-

(1) پرتھم پرش (ضمیر غائب)' (2) مدھیم پرش (ضمیر حاضر) اور (3) اتم پرش (ضمیر متکلم) ان میں سے ضمیر غائب جڑ (بیجان یا غیر ذی شعور) اشیاء کے لئے آتی ہے۔ اور چیتن (ذی روح یا ذی شعور) کے لئے ضمیر حاضر و متکلم آتی ہیں یہ قاعدہ کلیہ الفاظ وید اور نیز اس کے علاوہ دیگر الفاظ کے لئے یکساں ہے مگر وید میں یہ نئی بات ہے کہ ان بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء کے لئے بھی جو موجود ظاہر ہیں' ضمیر حاضر استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں یہ

سمجھنا چاہیئے کہ بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء سے اپکار یعنی مناسب فیض و فائدہ حاصل کرنے کے لئے ان کو واضح طور پر بیان کرنا مطلوب ہے۔" (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 1 و 2)

اس قاعدہ کو نہ سمجھ کر ساین آچاریہ وغیرہ وید کے مفسروں نے اور ان کی دیکھا دیکھی اہالیان یوروپ نے اپنی اپنی زبان میں ترجمے کرتے ہوئے وید کے معنی کو بگاڑ کر یہ غلط بیانی کی ہے۔ کہ ویدوں میں بے جان یا غیر ذی شعور اشیاء کی پوجا (پرستش) لکھی ہے۔"

باب: 30

وید کے سوروں پر بحث

سور کے قسمیں اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ

چونکہ وید کے معنی کرنے میں سور بھی کار آمد ہوتے ہیں' اس لئے اب اختصار سے ان کا بیان کیا جاتا ہے' سور دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ادات وغیرہ اور شرج وغیرہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی سات سات قسمیں ہیں۔ ان میں سے ادات وغیرہ کی تعریف مہابھاشیہ کے مصنف پتنجلی منی کے مطابق نیچے لکھتے ہیں۔ "جو خود بلا امداد' غیر حاضر یا ادا ہو سکیں۔ ان کو سور کہتے ہیں۔"

آواز کو اونچا کرنے کے تین ذریعے ہیں۔ آیام۔ وارنیہ۔ انتا

آیام۔ اعضاء کے سکیڑنے یا سمیٹنے کو کہتے ہیں۔

وارنیہ۔ آواز کی کرختگی یا روکھے پن کو کہتے ہیں۔

انتا۔ حلق کی تنگی کو کہتے ہیں۔

یہ تدبیریں لفظ کو بلند آواز سے بولنے کی ہیں۔ اور اس طریق سے بولنے کو ادات کہتے ہیں۔

آواز کو نیچا یا ہلکا کرنے کی تدبیریں یہ ہیں :- انوسرگ' ماردو اور ارتا۔

انوسرگ۔ اعضاء کے ڈھیلے چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

ماردو۔ سر کی ملائمی۔ نرمی اور خوش الحانی کو کہتے ہیں۔

ارتا۔ حلق کے پھیلانے کو کہتے ہیں۔

یہ تدبیریں آواز کو ہلکا کرنے کی ہیں اور اس طریق سے بولنے کو اندات کہتے ہیں۔

ہم لوگ تین قسم کے سروں میں بولتے ہیں۔ یعنی کبھی ادات' کبھی اندات اور کبھی ان

دونوں کو ملا کر اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے سفید رنگ والی شے کو سفید اور سیاہ رنگ والی کو سیاہ کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ دونوں رنگ ہوں' تو اس کی ان دونوں سے مختلف ایک تیسری اصطلاح ہو جاتی ہے یعنی چتلا یا آسمانی۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھو کہ ادات وہ ہے' جو اونچا ہو۔ اندات وہ ہے' جو نیچا ہو۔ اور جس میں یہ دونوں گن پائے جائیں' تو اس کی تیسری اصطلاح سورت ہوتی ہے۔ یہی سور تفصیل بعض (تر) کر دینے سے سات ہو جاتے ہیں۔ یعنی ادات (اونچا)' ادات تر (زیادہ اونچا)' اندات (نیچا) اندات تر' سورت (متوسط) سورت ادات (متوسط مگر کچھ اونچا) ایک (1) شرت۔" (مہابھاشیہ ادھیائے 1- پاد 2-)

"اچ چیراوت" وغیرہ سوتروں کی شرح میں)' اسی طرح شَرج (کھرج) وغیرہ بھی بہت ہیں۔

"شَرج' رشبھ' گاندھار' مدھیم' پنچم' دھیوت اور نشاد۔" (پنگل سوتر ادھیائے 3- سوتر 64)

ان میں سے ہر ایک کی تعریف گاندھر وید میں لکھی (2) ہے۔ یہاں کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے نہیں لکھ سکتے۔

خاتمہ

ہوا پورا دیباچہ تفسیر کا ہے نسخہ یہ ویدوں کی اکسیر کا
بیاں سب مطالب ہوئے وید کے معمے اشارے بھرے بھید کے
پڑھے گا جو دل سے سراپا اسے ملے گا نہایت بڑا سکھ اسے
مرادیں سبھی اس کی بر آئیں گی تدابیر سب سکھ کا پھل لائیں گی
لگا دل سے ایشور کا اب میں دھیان چھپے بھید ویدوں کے تا ہوں عیاں
شروع وید منتروں کی تفسیر کو ہوں کرتا صداقت کی تشہیر کو
ہے منتروں کے عنوان سے یہ عیاں کیا ان میں کس بات کو ہے بیاں
جلی اصلی منتروں کو اول لکھا جدا ان کے لفظوں کو پھر کر دیا
ہے لفظوں کے معنی کو آگے دیا دیا جملہ پھر ایک اس کا بنا
ہے مطلب لکھا سب کے آخیر میں یہ ترتیب رکھی ہے تفسیر میں

"اے منور بالذات خالق جہاں و مالک کائنات! ہمارے تمام دکھوں، عیبوں اور جہالت کو دور کیجئے۔ اور جو ہماری بہبودی، بہتری اور راحت کی بات ہو، وہ ہمیں عطا کیجئے۔"
(یجروید- ادھیائے 30- منتر 3)

شری مت پری و راجکار چاریہ شری یت سوامی دیانند جی سرسوتی جی کا تصنیف کیا ہوا سنسکرت اور آریہ بھاشا ہر دو زبانوں سے آراستہ اور مستند حوالوں سے پیراستہ رگ وغیرہ چاروں ویدوں کی تفسیر کا دیباچہ ختم ہوا۔

حوالہ جات

باب I

1- لفظ قادر مطلق سروشکتیمان کے لئے ہے۔ اس کا استعمال صرف اس معنی میں کیا گیا ہے کہ جو اپنے کاموں میں دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو' اس سے یہ مراد ہر گز نہ سمجھنی چاہیے کہ پرمیشور جا و بیجا ممکن و غیر ممکن ہر قسم کا فعل کر سکتا ہے یا کہ اس کا کوئی کام عقل و انصاف سے بعید بھی ہو سکتا ہے۔ مترجم

2- یہ لفظ اصل میں بھگوان ہے۔ مگر ندا میں بھگون بن جاتا ہے۔ یہ لفظ سنسکرت کے بھج مصدر سے نکلا ہے۔ اور اس کے معنی بھجن یعنی اطاعت و عبادت کرنے کے لائق پرمیشور ہیں۔ مترجم

3- اس منتر کا ترجمہ سوامی جی نے سنسکرت میں نہیں کیا۔ بلکہ صرف آریہ (ہندی) بھاشا میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اسی کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا۔ سوائے ایک اس مقام کے اور سب جگہ صرف سوامی جی کی سنسکرت سے براہ راست ترجمہ کیا ہے۔ مترجم

4- ادب یا عجز و نیاز

5- محیط کل پرمیشور

6- غیر متناہی

7- ازلی

8- وید چار الہامی کتابیں ہیں جن کا علم دنیا کے شروع میں چار رشیوں کے دل میں ظاہر ہوا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ 1- رگوید 2- یجروید 3- سام وید 4- اتھروید

9- اشاعت' پھیلاؤ' پرچار

10- روی وار آیت وار۔ پڑوا= قمری مہینے کی پہلی تاریخ' بھادوں= ہندی مہینہ جو ستمبر کے مطابق ہے۔ سدی= روشن پندرہ واڑہ یعنی قمری مہینے کے پچھلے پندرہ روز یہ تاریخ 20 اگست 1876ء کے مطابق ہوتی ہے۔

11- بھاشیہ= تفسیر۔ ٹیکا۔ شرح

12- کرپا بمعنی عنایت۔ مہربانی۔ مترجم

13- اتھروید کے ان آخری تین منتروں کی تشریح پنڈت گوردت جی نے اپنے رسالہ ویدک میگزین نمبر 1 مطبوعہ جولائی 1889 کے صفحہ 24 پر بڑی لیاقت اور خوابی کے ساتھ کی ہے جو قابل دید ہے۔ مترجم

14- پران جسم کے اندر سے باہر آنے والی ہوا کو کہتے ہیں اور اپان باہر سے جسم کے اندر جانے والی ہوا کا نام ہے۔ مترجم

15- اصلی سنسکرت لفظ "انگرس" ہے جس کا ترجمہ سوامی جی نے نرکت ادھیائے 3 کھنڈ 17 کے حوالہ سے دو پرکاش کا کرنا یعنی روشن کرنے والی کرنیں کیا ہے۔ مترجم۔

16- دشا کے لئے سمت رکھا گیا ہے مگر "دشا" سے عام وسعت یا پہنائی مراد ہے۔ مترجم

17- اس منتر میں لفظ "کسمتی" آیا ہے۔ جو کہ لفظ "کہ" سے مفعول لہ بنا ہوا ہے۔ "کہ" کے معنی سوامی جی نے شتپتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 3 کے حوالہ سے "پرجا پتی" یعنی محافظ و مالک مخلوقات کئے ہیں۔ مترجم

18- چونکہ ایشور تمام کائنات کے اندر سمایا ہوا ہر جگہ موجود اور حاضر و ناظر ہے اور ہر لحہ کائنات کی صنعت تغیر و تبدل و قیام اسی کی قدرت سے انجام پاتے رہتے ہیں اس لئے یہاں پرمیشور سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ آپ دنیا کو بناتے یا اس کو پالتے ہوئے ہر مقام پر ہمارے محافظ ہوں اور ہمیں کہیں خوف نہ ہو۔ مترجم

باب 2

1- اس منتر کا لفظی ترجمہ کیا جائے تو اس طرح ہوتا ہے کہ "اس سرودہت یگیہ سے رگ اور سام پیدا ہوئے۔ اس سے چھند پیدا ہوئے۔ یجر وید بھی اسی سے ظاہر ہوا۔ مترجم

2- میتری یا گیولکیہ کی بیوی برہم وادنی (یعنی علم الٰہی میں ماہر) تھی۔ شتپتھ براہمن میں اکثر جگہ برہم ودیا کے مضمون پر ان کی باہمی گفتگو درج ہے۔ مترجم

3- چونکہ وید ایشور کا گیان ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز اس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ان کے ظہور سے صرف انسان کی ہدایت کے لئے الہام ہونا مقصود ہے اور پھر اس میں سما جانے سے یہ مراد ہے کہ پرلے میں وید ایشور کے گیان کے اندر بدستور بنے رہتے ہیں۔ مگر جیووں میں اس وقت کچھ گیان کا ویوہار نہیں ہوتا۔ مترجم

4- اکبر نے ایک بار اس بات کا امتحان کرنے کے لئے کہ انسان کی قدرتی زبان کیا ہے؟ چند بچوں کو ایک مکان میں بند کیا تھا۔ اور اس کا نام گنگ محل رکھا تھا۔ کیوں کہ وہاں جو لوگ بچوں کو روٹی پانی پہنچانے کے لئے تعنیات تھے وہ بول نہیں سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب بچوں کو دربار

میں لاکر پیش کیا گیا تو وہ جانوروں کی طرح غائیں بائیں کرنے سے سوائے اور کچھ نہ بول سکتے تھے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں ضرور کسی قسم کا الہام یا ہدایت ہوئی جس کا سلسلہ اب تک قائم ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اب بھی جہالت ہی ورثہ میں آتی اور چونکہ سب سے پہلے انسانوں کے لئے کوئی انسان تعلیم دینے والا موجود نہیں تھا۔ اس لئے معلم اول پرمیشور کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اسی بات کو سوامی جی نے آگے ثابت کیا ہے۔ مترجم

5- مراد یہ ہے کہ جس طرح پرمیشور اپنی قدرت کاملہ سے دنیا کو بنا دیتا ہے اور اس کے بنانے کے لئے اوزاروں کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح پرماتما نے ویدوں کو بھی دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے کام لیا۔ ویدوں کے ظاہر کرنے کے لئے کاغذ قلم سیاہی کی ضرورت نہ تھی کیوں کہ ان چیزوں کی ضرورت انسان کو صرف حروف شناسی کی غرض سے ہوتی ہے۔ ورنہ علم ہمیشہ باطنی تحریک کا نتیجہ ہے۔ مترجم

6- یہ اعتراض اس لئے پیدا ہوا ہے کہ اگنی۔ آگ، وایو۔ ہوا، آدیتہ۔ سورج، اور انگرس۔ سانس یا روشنی کو کہتے ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ رشیوں کے نام تھے۔ جیسا کہ سوامی جی نے آگے بیان کیا ہے۔ مترجم

7- سائن رگ وید بھاشیہ کے دیباچہ میں بھی ان کو جیو دشیش یعنی انسان مانا ہے۔ چنانچہ دلائل کے اثنا میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "وید ایشور کی پریرنا (تحریک) سے خاص انسان یعنی اگنی، وایو، آدیتہ (وغیرہ) کی معرفت ظاہر ہوئے اصلی عبارت یہ ہے۔

دیکھو رگوید سنتھا، سانیاچاریہ رچت مادھوی وید آرتھ پرکاش نام بھاشیہ سہت مطبوعہ پروفیسر میکسمیولر۔ بمقام لندن، سموت 1906 بکرمی مطابق 1849 صفحہ 4 سطر (5) مترجم

8- یہ تقسیم بلحاظ مضامین ہے یعنی گیان کانڈ، کرم کانڈ اور اپاسنا کانڈ جن کی تشریح آگے آئے گی۔ مترجم

9- نیز دیکھو گوپتھ براہمن پوروبھاگ پرپاٹھک 1 کھنڈ 6

10- جیو اور اس کے اعمال کا (ویسا ہی) تعلق دوامی ہے جیسے بیج اور درخت کا۔ اس لئے ایک کے نادی (ازلی) ماننے سے دوسرے کو لازمی طور پر انادی ماننا پڑیگا۔ مترجم

11- سورگ میں "سجیکٹ کیبنی" نام کا ایک رسالہ ایڈیٹر آریہ ورت داناپور کی طرف سے نکلا ہے جس میں بڑے لطف و خوبی کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ پران اور تنتر وغیرہ کی کتابیں۔ ویاس یا شو کی بنائی ہوئی نہیں ہیں۔ ایک اور چھوٹا رسالہ از تصنیف پنڈت لیکھرام جی مرحوم بنام "پران کس نے بنائے" ہے جس میں متعدد دلیلوں سے پورانوں کا زمانہ حال کی تصنیف ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ مترجم

12- دیاس جی سے ویدوں کو منسوب کرنا بالکل ہی بے معنی ہے کیوں کہ دیاس جی کل یگ کے شروع میں جس کو پانچ ہزار سے بھی کم برس ہوئے ہیں موجود تھے وید منتروں کے ساتھ یادداشت کے لئے ہر منتر کا چھند (بحر) اور اس کا دیوتا (مضمون) اور رشی (اس عالم کا نام جس نے اس کے معنی کو پورا پورا سمجھا تھا اور جس کی تفسیر بطور روایت سینہ بسینہ چلی آئی) لکھا ہوا ہوتا ہے یہ امور صرف ایک قسم کی یادداشت کے لئے فہرست میں لکھے جاتے ہیں ورنہ اصلی منتر کے ساتھ ان کو سرمو تعلق نہیں ہے اور نہ وید کا جزو ہیں۔ مترجم

13- سنسکرت زبان کی دیاکرن (علوم صرف و نحو) میں کارک اس ربط کا نام ہے جو جملہ کے اندر فعل اور اسم کے مابین واقع ہو۔ کارک چھ ہیں۔ کرتر (فاعل اکرم) مفعول کرن (اسم آلہ) سمپردان (مفعولہ لہ) اپادان (مفعول منہ) ادھکرن (اسم ظرف یا مفعول منہ) مترجم

14- مگر جو الہام ایشور نے ان کے سینہ میں دیا اس کے سمجھنے کی طاقت ان میں موجود تھی۔ مترجم

15- یہاں کچھ مغالطہ معلوم ہوتا ہے۔ دراصل سوریہ سدھانت کے مطابق سمت 1933 تک 1955884976 برس ہوتے ہیں۔ مترجم

16- یہ سمت 1933 بکری یعنی 1876 کی بات ہے۔ جس کو اب 38 برس گزر گئے ہیں۔ مترجم

17- آئندہ آنے والے سات منو منتروں کے نام یہ ہیں۔ ساورن، وکش ساورن، برہم ساورن، دھرم ساورن، ردرپتر، روچیہ، بھوتیک۔ مترجم - یہاں کچھ مغالطہ معلوم ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ چودہ منو منتروں میں فی منو منتر 71 چتریگیوں کے حساب سے دیکھا جاوے تو 994 چتریگیاں ہوتی ہیں۔ مگر چھ چتر یگیاں سندھیوں میں آجاتی ہیں یعنی ہر منو منتر کے شروع میں ایک ایک ست یگ کے برابر ایک سندھی ہوتی ہے۔ اس طرح سندھیوں کا زمانہ مل کر ہزار چتر یگیاں پوری ہو جاتی ہیں۔ مترجم۔

18- یہ سمت 1990 یعنی 1933 کی بات ہے جس کو اب 77 برس گزر چکے ہیں۔

19- یہ ددیہ برسوں کی تعداد ہے 360 مانش برس کا ایک ددیہ برس ہوتا ہے۔ گویا انسانی ایک برس ددیہ دن کے برابر ہوتا ہے۔ اس لئے ست یگ ترتیا دواپر اور کل یگ کی تعداد ددیہ برسوں کے حساب سے سندھی اور سندھیانش مل کر بالترتیب 4800، 3600، 2400، 1200 برس ہوتی ہے۔ اور مانش برسوں کے حساب سے ان کو ترتیب وار 360 میں ضرب دینے سے حسب ذیل برس آتے ہیں ست یگ = 1728000، ترتیا یگ = 1296000، دواپر یگ = 864000 اور کل یگ = 432000 میزان = 4320000

20- اہوراتر = برہم دن + برہم رات = 8640000000 برس۔ اس کا نام کلپ ہے اور مہاکلپ اس سے چھتیس ہزار گنا ہوتا ہے۔ مترجم

21- منومنتر = چترگیک X 71 = 36720000 برس پھر اس کو 14 میں ضرب دینے سے چودہ منومنتروں کا زمانہ 4254080000 برس ہوتا ہے جس میں ایک ایک ست یگ کے برابر 15 سندھیاں جمع کرنے سے ایک برہم دن کی تعداد (432000000 برس) پوری ہو جاتی ہے۔ مترجم

22- اس کا عام لوگ سنکلپ کہتے ہیں اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ برہم دن کی دوپہر کو اور دیوسوت منومنتر کے اٹھائیسویں کل یگ کے پہلے حصہ میں فلاں ست فصل (این) موسم مہینے پندرھواڑے۔ دن نکشتر لگن۔ مہورت میں کام کیا جاتا ہے۔ مترجم

باب 3

1- اصلی سنسکرت لفظ نتیہ ہے جس کے معنی ہمیشہ قائم رہنے والے کے ہیں۔ اختصار کے خیال سے ہم نے ہر جگہ نتیہ کو غیر فانی لکھا ہے۔

2- "شبد" زبان سنسکرت میں آواز صورت یا با معنی لفظ کو کہتے ہیں اس لئے یہاں ان آوازوں سے مراد ہے جو بامعنی ہوں مترجم۔

3- گیان (علم) کا غیرفانی ہونا اس کا راست مطلق ہونا ہے پس راست مطلق علم ایشور کے سوا اور کسی کو نہیں ہو سکتا کیوں کہ واقعی اور کامل علم ہی سچا ہے جیسا کہ چھاندوگیہ اپنشد میں کہا ہے کہ یعنی جس کو کامل علم حقیقی ہے۔ وہی سچ بول سکتا ہے۔ چھاندوگیہ پرپاٹھک 7 کھنڈ 17)

4- یعنی وید بشکل کتاب فانی ہیں کیوں کہ کتاب کاغذ و سیاہی وغیرہ غیر فانی نہیں ہو سکتے اسی طرح ہمارا پڑھنے پڑھانے کا فعل بھی فانی ہے۔ کیوں کہ ہمارا فعل قرات و قوت حافظہ محدود ہے۔ مگر وید بشکل علم غیر فانی ہیں۔ کیوں کہ ایشور غیر فانی ہے اور اس کا علم اس کی صفت طبعی ہونے سے غیر فانی خود بخود ثابت ہے۔ مترجم

5- اس کے خلاف مسلمان اپنے قرآن کو حادث مانتے ہیں۔ چنانچہ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب المامون طبع سوم کی صفحہ 133 پر لکھتے ہیں کہ "ابوحنیفہ سے کسی نے پوچھا قرآن حادث ہے یا قدیم۔ کہا حادث کیوں کہ قرآن خدا نہیں۔ جو خدا نہیں وہ حادث ہے۔

6- سنسکرت لفظ "ان اپایہ" ہے ان حرف نفی ہے۔ اور اپایہ کے معنی حذف (لوپ) گرجانا (نورانی) اور نہ لینا ہیں۔ مترجم

7- سنسکرت میں لفظ "اوکاری" ہے ا- حرف نفی اور وکار بمعنی تغیر و تبدل ہے۔ مترجم

8- یعنی زبان وغیرہ کی حرکت۔ مترجم

9- ایک ترسرینو 360 پرمانوں سے مرکب ہوتا ہے جب کسی سوراخ میں سے اندھیری کوٹھڑی کے اندر سورج کی کرنیں آتی ہیں ان میں جو ذرے نظر آتے ہیں ان کو ترسرینو کہتے ہیں۔ یہ مادہ کے

اول محسوس جزو ہوتے ہیں۔ مترجم

10- ہر ایک شے کی کم از کم تین علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ مثلاً گھڑے کی علت فاعلی کمہار علت مادی مٹی اور باقی چیزیں مثل آلات (چاک و ڈنڈا وغیرہ) ظرف زمان و مکان و علت نمائی وغیرہ سب تیسری علت میں شامل ہیں جس کو سنسکرت میں سادھارن کارن کہتے ہیں اور جس کا یہاں علت غیر ترجمہ کیا ہے۔ مترجم

11- سنسکرت میں گیان کے دو ذریعے مانے جاتے ہیں ایک سمرتی دوسرا انوبھو جو گیان محض سنسکار یعنی پہلے یا اس موجودہ جنم کے دل پر نقش شدہ اثر سے پیدا ہوتا ہے اس کو سمرتی کہتے ہیں اور جو گیان بلا کسی سنسکار یا اثر کے خود اپنے تجربہ یا مشاہدہ سے پیدا ہوا اسے انوبھو کہتے ہیں۔ مترجم

12- علم منطق کی اصطلاح میں تسلسل امور نا متناہی کے مترتب ہونے کو کہتے ہیں اور اصطلاح سنسکرت میں اس کو ان اوستھاپتی یا ان اوستھاودش کہتے ہیں۔ مترجم

باب 4

1- رگ وید میں خصوصیت سے گیان کانڈ کا یجر وید میں کرم کانڈ سام وید میں اپاسنا کانڈ کا اور اتھرووید میں گیان کانڈ کا بیان ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ رگ وید محض گیان کانڈ ہے کرم یا اپاسنا کانڈ نہیں یا یجر وید میں صرف کرم کانڈ ہے اپاسنا' گیان' اور وگیان کانڈ نہیں۔ بلکہ ہر وید میں سب ہی مضمون ہیں۔ مگر ان میں سب سے زیادہ مقدم وہی مضمون ہے جو اس سے خصوصیت رکھتا ہے۔ اور باقی مضامین صرف ضمنی ہوتے ہیں۔ مترجم

2- پد کے مصدری معنی حاصل کرنے کے لائق چیز کے ہیں۔ کیوں کہ سنسکرت میں پد مصدر بمعنی حاصل کرنا آتا ہے۔ مترجم

3- سولہ کلائیں یا صنائع ایزدی یہ ہیں۔ ایکش (فکروخیال راست) پران (رگوں کی وہ مختلف قوتیں جو جسم کے اندر مختلف حرکات و افعال کو انجام دیتی ہیں) شردھا (سچائی پر یقین و اعتقاد) آکاش عنصر اولین جس کو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں وایو (ہوا) اگنی (آگ یا حرارت) جل (پانی) پرتھوی (زمین یا مٹی) اندریہ (قوائے احساس) من (دل یا آلہ علم و فکر ان (اناج یا کھانے کی چیزیں) ویریہ (منی یا قوت و حوصلہ) تپ (دھرم کی پابندی نیک چلن وغیرہ) منتر (علم یعنی وید) کرم (فعل یا جملہ حرکات) نام (محسوس وغیرہ محسوس ہر شے کا نام اصلاح (دیکھو پرشن اپنشد پرشن۔ مترجم

4- اگرچہ نشکام کے لفظی معنی بے خواہش ہیں۔ مگر مجازاً" اس سے وہ اعمال نیک مراد لئے جاتے ہیں جو کسی دنیوی منفعت کے لئے نہ کئے جاویں۔ بلکہ بے غرض ہو کر صرف اس خیال سے لئے جاویں کہ ان کا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ایسے ہی اعمال کا نتیجہ موکش ہوتی ہے۔ مترجم

5- سنسکرت کے علم نباتات میں اوشدھی ان پودوں کا نام ہے جو ایک ہی سال کے اندر ایک بار پھل لاکر سوکھ جاتے ہیں۔ مترجم

6- ان بڑے بڑے درختوں کو جن میں بلاشگوفہ پھل آتا ہے۔ سنسکرت کے علم نباتات میں نسپہتی کہتے ہیں۔ مترجم

7- ان ناش ہونے والی اشیا کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس سے مٹی وغیرہ فانی اشیا مراد ہیں۔ مترجم

8- چنانچہ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ یہ سورج آکاش کے اندر یگیہ ہے۔

9- رشی لوگ جو منوجی کے پاس دھرم شاستر سننے یا پوچھنے کے لئے آئے تھے۔ منوجی سے مخاطب ہوکر اپنا سوال شروع کرتے ہیں۔ مترجم

10- ویدی زمین کے اندر اس طرح کھودی جاتی ہے کہ اگر اوپر سے سولہ انگل چورس ہو تو ڈھلتی ڈھلتی چار انگل چورس رہ جائے اور گہرائی بھی سولہ ہی انگل ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بڑی ویدی بنائی جاوے۔ مگر طول' عرض اور عمق اسی نسبت سے رکھنا چاہیے۔

11- پرینتا۔ پانی وغیرہ رکھنے کا برتن ہوتا ہے۔

12- ہون کنڈ اس غرض سے بنایا جاتا ہے کہ جو چیز آگ میں ڈالی جائے وہ ادھر ادھر بکھرنے نہ پائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں میں ہون عام تھا ویدی مختلف شکلیں اور ان کی اینٹوں کی پیمائش شکل اور تعداد مقرر تھی۔ اور مختلف پیمانہ کی ویدیوں کے لئے باقاعدہ حساب کے اصول بنے ہوئے تھے۔ جن کی وجہ سے ویدی بنانے میں کچھ دقت نہ ہوتی تھی یگیا کر برتن سونے چاندی یا لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ تاکہ ان میں گھی وغیرہ چیز بگڑنے نہ پائے۔ کشا کا تنکے اس کام آتے تھے کہ چیونٹی وغیرہ کوئی جانور جو ویدی کے پاس آجائے اس کو آہستہ سے ہٹا دیا جائے تاکہ وہ آگ میں نہ گرنے پائے۔ یگیہ شالا بنانے کی ضرورت یہ ہے کہ ہوم کی آگ کھلی ہوا سے زیادہ نہ بھڑک اٹھے خواص ویدی کے اوپر ایک منڈپ یا چھوٹا سا شامیانہ کھڑا کیا جاتا تھا کہ کوئی جانور اڑتا ہوا گرمی کی لپیٹ میں آکر ویدی کے اندر نہ گر پڑے یا بیٹ نہ کر جائے۔ رتوج وہ لوگ ہوتے تھے جن کو موسم و موقع کے مطابق ہون کے سامان ترکیب اور طریقہ کا علم ہوتا تھا سو ان کے بغیر بھی ہون کا کام چلنا مشکل تھا۔ الغرض یگیہ کی تکمیل کے لئے سب امور پہلے ہی سے بخوبی سوچ کر مکمل سامان مہیا رکھا جاتا تھا تاکہ اثنائے یگیہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ اگر یگیہ کے پورے سامان اور اس کا طریق معلوم کرنا مطلوب ہو تو سوامی دیانند سرسوتی کی بنائی ہوئی سنسکار ودھی کو دیکھنا چاہیے۔ مترجم

13- سوامی جی نے رگ وید کے پہلے منتر کی تفسیر میں یگیہ کی تشریح اس طرح کی ہے کہ اس لفظ میں اول اگنی ہوتر (ہون) سے لے کر اشومیدھ تک تمام یگیہ شامل ہیں دوم اس سے پرکرتی

(مادہ کی حالت اولین) سے لے کر زمین تک تمام کائنات کا نظام اور نیز ان کا علم اور صنعت و ہنر مراد ہے اور سوئم ست سنگ (نیک صحبت یا تعلیم و تربیت وغیرہ) اور یوگ بھی یگیہ میں شامل ہیں الغرض یگیہ سے دنیا کے تمام نیک اور رفاہ عام کے کام مراد ہیں۔ مترجم

14- وسودس بمعنی بسنا سے نکلا ہے۔ مترجم

15- پران سے رگوں کی وہ مختلف قوتیں مراد ہیں جو جسم کے اندر مختلف حرکات اور فعلوں کو انجام دیتی ہیں۔ مترجم

16- گویا آگ وغیرہ سے مناسب فیض یا فائدہ لینا پوجا ہے۔ کیوں کہ ان سے مناسب فائدہ لینا ہی ایشور کے حکم کی تعمیل ہے۔ مترجم

17- دیکھو صفحہ 411- مترجم

18- دیکھو صفحہ 192

19- دیکھو صفحہ 211

20- دیکھو صفحہ 272' 273

21- دیکھو صفحہ 222' 223

22- دیکھو صفحہ 210 تا 213

23- رگ وید اشٹک 8 ادھیائے 7- ورگ 3 منتر 1- مترجم

24- دیکھو میکسمیولر کی کتاب انگریزی موسومہ

History of Ancient Sanskrit Literature

صفحہ 526 وغیرہ میں جہاں وہ چھندوں کی تعریف میں Primitive Strains ابتدائی کوشش مضمون نگاری Simple سیدھی سادی باتیں Snontaneous ناتراشیدہ کلام وغیرہ الفاظ تحریر فرماتے۔ مترجم

25- رگوید اشٹک 1 ادھیائے 1 ورگ 1 منتر 2 مترجم

26- پروفیسر میکسمیولر اور دیگر یورپ کے سنسکرت دانوں نے ہرنیہ گربھ کے معنی سنہری تخم یا بچہ کیا ہے جو بالکل بے معنی ہے۔ میڈم بلیوٹسکی بانی تھیوسوفیکل سوسائٹی بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ پروفیسر میکسمیولر نے لفظ ہرنیہ گربھ کا ترجمہ غلط کیا۔ (دیکھو مہرشی سوامی دیانند سرسوتی کا جیون چرتر۔ مصنفہ پنڈت لیکھرام مرحوم صفحہ 853) اس کے علاوہ پنڈت گرودت جی ایم اے نے بھی لفظ ہرنیہ گربھ کی نسبت لکھا ہے کہ میکسمیولر وغیرہ نے اس لفظ کا ترجمہ بالکل غلط کیا ہے۔ دیکھو ویدک میگزین ماہ ستمبر 1888 مضمون "ویدک ٹرمنالوجی کی آخری بحث صفحہ 140۔ مترجم

27- رگ وید کا پہلا منتر- مترجم

28- یعنی ان علمی اصول کے بموجب جو وید منتروں میں بیان کئے گئے ہیں- مترجم

باب 5

1- یجر وید ادھیائے 3 منتر 62 مترجم

2- کورم ایک پران کا نام بھی ہے- جیسا کہ پیشتر پرانوں کی تشریح 44 صفحہ پر لکھا گیا-

3- وید پرکاش سائنا چاریہ کے بنائے ہوئے ویدوں کے بھاشیہ (تفسیر) کا نام ہے- مترجم

4- یہ اپنشد سام وید کے براہمن کا ایک جزو ہے سام وید کے براہمن میں جس کو چھاندوگیہ براہمن بھی کہتے ہیں دس پرپاٹھک ہیں ان میں سے پہلے دو پرپاٹھکوں کا نام چھندوگیہ منتر براہمن مشہور ہے- اور باقی 8 پرپاٹھک چھاندوگیہ اپنشد کے نام سے مشہور ہیں- مترجم

5- ایتریہ براہمن رگ وید سے متعلق ہے اس کے دوسرے آرنیک کے چوتھے اور چھٹے ادھیا کا نام ایتریہ اپنشد ہے مگر اپنشد کی صورت میں اس کی تین ادھیاؤں پر تقسیم کی جاتی ہے اور پہلے ادھیایہ کو 3 کھنڈوں پر تقسیم کیا جاتا ہے- باقی دو ادھیاؤں میں کوئی کھنڈ نہیں ہوتا- مترجم

6- اتھرو وید کے پہلے منتر کے شروع کے الفاظ ہیں- مترجم

7- یجروید کے سب سے پہلے منتر کا ٹکڑا ہے- مترجم

8- رگ وید کے سب سے اول منتر کے ابتدائی الفاظ ہیں- مترجم

9- سام وید کے شروع کے منتر کے پہلے الفاظ ہیں- مترجم

10- یہاں ورن سے مراد ہے-

11- سہچارایادھی سے دو اشیاء کا ایک وقت میں ہونا مراد ہے اس طرح کہ دونوں باہم لازم و ملزوم ہوں- مثلاً جہاں آگ ہوتی ہے وہاں دھواں ہوتا ہے- اس مثال میں آگ اور دھوئیں کا سہچار ہے مترجم

باب 6

1- علم ریاضی میں کل دس ہندسے ہیں باقی تمام اعداد انہی سے بن جاتے ہیں اس لئے ان منتروں میں دو سے دس تک تزوید کرنے سے سوائے ایک کے باقی تمام اعداد کی تزوید آگئی- مترجم

باب 7

1- مثلا دیکھنے کے لئے آنکھ دی- کام کرنے کے لئے ہاتھ چلنے کے لئے پاؤں اور نیک و بد کی تمیز کے لئے عقل- الغرض ایک سے ایک اعلیٰ قوت اور طاقت عطا کی ہے- جن کا نیک کاموں میں

استعمال کرنا انسان کا فرض ہے ان کو نیک کام میں لگانا ہی ایشور کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا جوئی کی سبیل ہے۔ مترجم

2- وید کے منتروں میں جب چ (حرف عطف) آتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اسی قسم کی اور باتیں بھی جو اختصار کی وجہ سے بیان نہیں ہوئیں۔ خود عقل سے سمجھ لینی چاہیں۔ گویا ویدوں میں یہ لفظ بمنزلہ وغیرہ وغیرہ یا علیٰ ہذالقیاس کے ہے۔ مترجم

3- راحت جاودانی نتیانند کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ سنسکرت میں نتیہ کا لفظ مسلسل یا متواتر کے معنی رکھتا ہے۔ اس لئے راحت جاودانی سے صرف مسلسل یا لگاتار۔ راحت یعنی ایسا سکھ سمجھنا چاہیے جس کے ساتھ دکھ شامل نہ ہو۔ مترجم

باب 8

1- پرے میں جو مادہ کی حالت ہوتی ہے وہ بیان میں نہیں آسکتی۔ اس لئے اس کے لئے کوئی اصلاح بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ پرکرتی۔ آکاش۔ شونیہ۔ (خلا) وغیرہ تمام الفاظ موجودہ حالت عالم میں مستعمل ہو سکتے ہیں۔ منو سمرتی ادھیائے اول شلوک 5 میں اس حالت کو ناقابل احساس و تمیز بے نام الکشن بتایا ہے اس ابتدائی حالت مادہ کو اس منتر میں لفظ سامرتھ (قدرت) سے بیان کیا ہے۔ یہ لفظ اس حالت کے ناقابل بیان ہونے کی وجہ سے صرف اشارہ کے طور پر ہے۔ مترجم

2- ان الفاظ کی تشریح پیدائش وید کے مضمون کے شروع میں کی گئی ہے۔ دیکھو صفحہ 6

3- یہ ترجمہ سوامی جی نے شتپتھ براہمن کے مطابق تیار کیا ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ 89 بار پنجم و صفحہ 88 بار چہارم۔ مترجم

4- یہ گروہ انسان کی تقسیم ایک قدرتی تقسیم ہے جو خود بخود موجود ہے۔ تمام دانشمند قومیں اور مہذب راجا برابر اس تقسیم کو مانتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ جمشید بادشاہ نے اپنی رعایا کو چار طائفوں میں کیا تھا۔ کاتوزی۔ ینساری۔ نسودی۔ اہنوخوشی۔ مترجم

5- اس منتر میں فعل ماضی مطلق ہے یعنی بنایا۔ پیدا ہوا وغیرہ مگر اس قاعدہ کے بموجب ان کا ترجمہ ماضی قریب میں "بنایا ہے پیدا ہوا ہے" وغیرہ کیا ہے۔ مترجم

6- اس کی تعداد سوریہ سدھانت مدھیہ ادھکار شلوک 21 کے بموجب اس طرح ہے کہ دو ہزار چترںگی کے برابر برہما کا اہوراتر (دن رات) ہوتا ہے اور ایسے تیس اہوراتروں کا ایک مہینہ اور ایسے بارہ مہینوں کا ایک برہما کا برس ہوتا ہے پس ایسے سو برسوں کے برابر مکتی کا زمانہ ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے نویں سملاس میں بھی سوامی جی نے مکتی کا زمانہ اسی قدر بتایا ہے۔

7- مٹی آگ پانی ہوا اور آکاش پرکرتی (مادہ کی حالت اولین) کی مختلف حالتوں کا نام ہے یعنی ان

سب کی علت ایک ہی ہے۔ اسی لئے آکاش سے ہوا، ہوا سے آگ، آگ سے پانی، اور پانی سے مٹی، بننے سے یہی مراد سمجھنا چاہیے۔ ان میں پرمانوؤں کی تعداد ترتیب وار بڑھتی چلی جاتی ہے کیوں کہ ہوا میں 120 آگ میں 360 پانی میں 480 اور مٹی میں 600 پرمانوں ہوتے ہیں۔ مترجم

8- اس لفظ کی تشریح کے لئے دیکھو نوٹ۔ مترجم

باب 9

1- چونکہ یہ آخری حصہ اس مضمون سے تعلق نہیں رکھتا اس لئے یہاں ترجمہ کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ مترجم

باب 11

1- اس لفظ کی تشریح پہلے بیان کر چکے ہیں۔

باب 12

1- ان منتروں میں مفصلہ ذیل اعداد گنائے ہیں۔ 1' 3' 5' 7' 9' 11' 13' 15' 19' 21' 23' 25' 27' 29' 31' 33' اور 4' 8' 12' 16' 20' 24' 28' 32' 36' 40' 44' 48' پہلے سے جمع اور دوسرے سے 4 کے پہاڑے کی تمثیل سے ضرب کا اصول نکلتا ہے۔ مترجم

2- دیکھو نوٹ نمبر 1

3- تمام سام وید میں منتروں کے حروف پر اس طرح اعداد لگے ہوئے ہیں جس طرح جبر و مقابلہ میں کسی مقدار کی قوت ظاہر کرنے کے لئے اس کے اوپر ہندسہ لگاتے ہیں۔ سام وید میں ان اعداد سے اعراب کی قوت یا گانے میں ان کی کمی بیشی کا ظاہر کرنا مقصود ہے مثلاً (سام وید پرپاٹھک 1 کھنڈ 1) مترجم

باب 13

1- ستتی= حمد۔ ثنا۔ پرارتھنا۔ مناجات و دعا، یاچنا= عرض و التجا، سرپن= نذر و نیاز، اپاسنا ودیا= علم۔ ریاضت و عبادت۔ مترجم

2- اس لفظ کی تشریح صفحہ اول پر دیکھو۔ مترجم

3- یوگ سے ایشور کا دھیان کرنا اور اپنے آتما کو پرمیشور کے ساتھ واصل کرنا مراد ہے اور ابھیاس کے معنی ریاضت یا مشق ہیں۔ اس لئے یوگا بھیاس سے ایشور کو پانے یا اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش یا ریاضت مراد ہے۔ مترجم

4- اس سے پرانایام کرنا مراد ہے جس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔ مترجم

5- پرانایام سانس کو باہر اندر روکنے سے دم بڑھانے کی مشق کو کہتے ہیں اس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔ مترجم

6- مثلاً فانی کو غیر فانی۔ ناپاک کو پاک۔ غیر ذی روح یا غیر ذی شعور کو ذی روح اور ذی شعور۔ اور دکھ کو سکھ سمجھنا اور اس کے برعکس۔ مترجم

7- مثلاً نرشرنگ (آدمی کے سینگ) گھ پشپ (آسمان کا پھول) بندھیا پتر (بانجھ عورت کا بیٹا) وغیرہ۔ مترجم

8- ان تین بندھنوں سے تین قسم کے جسموں کا تعلق مراد ہے جو یہ ہیں۔ اول ستھول شریر (جسم کثیف) دوسرا سوکشم شریر (جسم لطیف) جو پانچ پرانوں۔ پانچ گیان اندریوں اور پانچ عناصر لطیف اور من اور بدھی ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ جسم پیدا ہونے اور مرنے کے وقت بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ کارن شریر جس مں سشپتی یا خواب غفلت کی حالت ہوتی ہے۔ یہ جسم پرکرتی کا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے وہ سب جگہ محیط اور سب جیووں کے لئے ایک ہے یا ان تینوں بندھنوں سے شاریرک (جسمانی) ادھیاتمک (روحانی) اور مانسک (دلی) اعمال مراد ہیں۔ مترجم

9- جو کبھی بندھن (قید) میں نہ آوے اور اسی وجہ سے جس کو بندھن سے چھوٹ کر کبھی مکتی پانے کی ضرورت نہ ہو اس کو سدامکت کہتے ہیں۔ گو سدامکت بننے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ قدرتی ہوتا ہے۔ اس لئے ایشور ہی کو سدا مکت کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

10- ان الفاظ کی تشریح نوٹ میں دیکھو۔ مترجم

11- یعنی اگر ایک شخص کے کئے کا پھل دوسرا بھوگ سکتا ہے تو ایک کی سمادھی بھی دوسرے کو حاصل ہو سکتی ہے۔ دودھ گوبر کی مثل اس طرح ہے کہ ایک شخص نے سنا کہ گائے کی بدولت کھیر نصیب ہوتی ہے۔ یہ سن کر اس نے بجائے دودھ سے کھیر بنانے کے گائے کے گوبر میں کھیر بنانی شروع کی مگر یہ کب ممکن تھا۔

12- یعنی چت ایک ہی ہے اگر اسے دنیا کے جھوٹے دھندوں میں لگایا جاویگا تو اس سے سمادھی نہیں لگ سکتی۔ سمادھی کے لئے چت کو بالکل شدھ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ اگر دنیا کے جھگڑوں میں پھنسے ہوئے سمادھی لگ سکے تو دودھ کی بجائے گوبر سے بھی کھیر بن سکے۔ مگر یہ ناممکن ہے اس لئے یوگا بھیاسی کو لازم ہے کہ اپنے چت کو دنیا کے جھگڑوں سے آزاد اور پاک رکھے۔ مترجم

13- اپیکشا ایسے سلوک کو کہتے ہیں کہ نہ کسی سے دشمنی ہی کرے اور نہ محبت۔ مترجم

14- برہم چریہ سے یہ مراد ہے کہ 25 برس کی عمر سے پہلے شادی نہ کی جائے اور اس عرصہ میں برابر ویدوں اور شاستروں کو پڑھتا رہے اور شادی ہونے کے پیچھے بھی رتوگامی رہے۔ یعنی شاستر کے مطابق وقت مقررہ پر اپنی عورت کے پاس جائے اور زنا کاری و عیاشی سے بالکل الگ رہے۔ اور دل۔ فعل یا زبان سے بدکاری کا خیال نہ کرے۔ مترجم

15- آسنوں میں زیادہ تر مشہور و کار آمد دو آسن ہیں۔ پدم آسن اور سدھ آسن۔ پدم آسن اس طرح لگتا ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی پر چڑھا کر چھاتی آگے کو نکال تن کر بیٹھے اکثر پیچھے کو ہاتھ نکال کر بائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اور دائیں ہاتھ سے بائیں پاؤں گا انگوٹھا بھی پکڑ لیتے ہیں اور آسن لگا کر ٹھوڑی کو چھاتی پر لگاتے ہیں اور آنکھ کو ناک کی پھونگل پر جما کر پھر پرانایام کرتے ہیں اور سدھ آسن یہ ہے کہ بائیں پاؤں کی ایڑی کو گدا (مقعد) کے نیچے اور دائیں پاؤں کی ایڑی کو اپستھ (عضو تناسل) کے اوپر رکھے اور کمر کو سیدھا رکھے اور تن کر بیٹھے۔ واضح رہے کہ یوگ کی عملی باتیں کسی واقف کار سے سیکھنے کے بغیر نہیں آسکتیں۔ اور بغیر استاد کے اپنی عقل پر کاربند ہونے سے اکثر نقصان ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ۔

اگر بے پیر کارے پیش گیرد ہلاکت راز بہر خویش گیرد

16- مکان سے سانس یا پران کو کسی مقام خاص مثلاً ناف، قلب، حلق وغیرہ میں روکنا اور زمان سے کسی خاص وقت تک روکنا مراد ہے مثلاً 1 منٹ 2 منٹ 5 منٹ وغیرہ اور شمار سے یہ مراد ہے کہ سانس میں ایک خاص تعداد لفظ "اوم" کی یا اوم کے ساتھ سات ویاہرتیوں کی جو آگے لکھی جاتی ہیں۔ جپنا اور ان کے معنی پر غور کرنا جپ کا منتر یہ ہے۔ اوم بھور۔ اوم بھوہ۔ اوم سوہ۔ اوم جز۔ اوم نپہ۔ اوم ستیم۔ مترجم

17- اس سے اوپراپاسنا کے متعلق جتنے اپنشدوں کے منتر حوالے میں درج کئے گئے ہیں ان کا ترجمہ سوامی جی نے سنسکرت میں نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس مقام پر یہ لکھا ہے کہ ان تمام حوالوں کا ترجمہ بھاشا میں کیا جائے گا۔ اس لئے ہم نے بھی اپنا ترجمہ بھاشا کی رو سے کیا ہے۔ مترجم

باب 14

1- اس مضمون کے متعلق سوامی جی نے جس قدر حوالے درج کئے ہیں۔ ان کا ترجمہ سنسکرت میں نہیں کیا بلکہ اس مضمون کے خاتمہ پر لکھ دیا ہے کہ انکا ترجمہ پراکرت (ہندی) بھاشا میں کر دیا ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اپنا ترجمہ ہندی سے لیا ہے۔ مترجم

2- یعنی اپنے تجربہ میں اس سے کسی قسم کی تکلیف یا رنج اٹھایا ہو۔ مترجم

3- یہاں لفظ بالکل سے بہت مراد ہے۔ مثلاً جب کہا جاتا ہے کہ اس کو شخص کو بالکل دکھ ہی دکھ

ہے یا بالکل سکھ ہی سکھ ہے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اس کو بہت دکھ یا بہت سکھ ہے۔ مترجم

4- شتپتھ براہمن کے چودھویں کانڈ میں لکھا ہے کہ اگرچہ موکش میں مادی جسم نہیں رہتا تاہم چوبیس قسم کی پاک قوتیں قائم رہتی ہیں اور اس حالت میں جیو جس قوت کو استعمال کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہی قوت ظاہر ہوتی ہے اور اپنے کام کو انجام دیتی ہے۔

5- اس سے ثابت ہوا کہ مکتی پاکر جیو کسی مقام خاص میں نہیں جاتا بلکہ آزادی کے ساتھ ہر جگہ آ جا سکتا ہے۔

6- یہاں ان پانچ رنگوں سے پانچ تتوا عناصر کثیف مراد ہیں۔ سنسکرت زبان میں ان میں سے ہر ایک کے ساتھ لوک کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ سرخ رنگ سے اگنی لوک (کرہ آتش) اور سبز رنگ سے پرتھوی لوک (کرہ ارضی) زرد رنگ سے وایو لوک (کرہ ہوائی) آسمانی یا نیلے رنگ سے جل لوک (کرہ آب) اور سفید رنگ سے آکاش مراد ہے۔

باب 15

1- اس وقت پرانے زمانے کے کسی یادگار کے موجود نہ ہونے اور ارتھ وید کے نہ ملنے کی وجہ سے کلوں کے اندرونی تفصیل جو یہاں یا اس مضمون میں آئے بیان کی گئی ہے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ان باتوں کو کوئی بڑا بھاری کاریگر جو سنسکرت کے علم صنعت کا ماہر ہو حل کر سکتا ہے۔

باب 19

1 تناسخ کے متعلق چند اور اعتراضوں کا جواب سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش کے نویں باب میں دیا ہے علاوہ ازیں پنڈت لیکھرام جی مرحوم نے ثبوت تناسخ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس مضمون پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ مترجم

باب 20

1- سنسکرت زبان کی صرف و نحو میں واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ بھی ہوتا ہے جس سے دو جنس مراد ہوتی ہیں۔ مترجم

2- منجملہ سولہ سنسکاروں کے پہلے سنسکار کا نام ہے اس سے خاوند اور بیوی کا بغرض حصول اولاد شاستر کی ہدایت کے بموجب ہم بستر ہونا مراد ہے۔ مترجم

3 اس سے واضح ہوا کہ مصیبت کی حالت میں نیوگ کرنا ایک اختیاری امر ہے یہ فرض نہیں ہے کہ ضرور ہی نیوگ کیا جاوے۔ مترجم

4- زمانہ قدیم میں نیوگ کا رواج ہونا مہابھارت وغیرہ اتہاس (تواریخ) کی کتابوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ آدی پرب ادھیائے 120 شلوک 26 میں لکھا ہے کہ پانڈو راجہ نے (بوجہ مریض ہونے کے) خلوت میں اپنی رانی کنتی سے کہا کہ تو آپت کال کے قاعدے سے بذریعہ نیوگ اولاد حاصل کرنے کی تدبیر کر۔ نیوگ کی اجازت مہابھارت میں حسب ذیل موقعوں پر پائی جاتی ہے۔ (دیکھو آدی پرب ادھیائے 120 شلوک 34، 35

باب 21

1- واضح رہے کہ پرانے زمانے میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنے کی رسم ہرگز نہیں ملتی تھی۔ بلکہ یہ رسم درمیانی زمانہ میں جب کہ دام مارگ چل پڑا تھا اور قربانی کا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا رائج ہوئی تھی۔ شتپتھ براہمن میں صاف لکھا ہے کہ بنسپتی (نباتات) ہی سے یگیہ کرنی چاہیے۔ انسان نباتات کے سوائے اور کسی چیز سے یگیہ (ہوم) نہ کرے اسی طرح اشولاپن گرہیہ سوتر میں کہا ہے کہ مانس کے سوائے اور سب چیزیں ہوم کرنے کے لائق ہیں۔ مترجم

باب 22

1- سبھا کے ذریعے سے سلطنت کا انتظام آریہ راجاؤں میں مہاراجہ یدھشٹر تک ہوتا رہا۔ جس کی شہادت مہا بھارت کے راج دھرم وغیرہ مقامات سے ملتی ہے۔ منو سمرتی وغیرہ میں بھی اصول سلطنت اسی طرح بیان کئے ہیں زمانہ قدیم میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جب کسی پر ظلم ہوتا تھا تو راجہ اراکین سلطنت اور حاکمان عدالت کو ذمہ دار قرار دے کر ان کو سزا دیتا تھا۔ اسی وجہ سے انصاف کرنے میں بڑی کوشش اور تندہی کی جاتی تھی۔ اصول بالا کے مطابق آریہ راجاؤں نے روئے زمین پر کروڑوں برس حکومت کی۔ قدیم اصول جنگی کے متعلق ہم نے ایک رسالہ الموسوم چترنگنی سار بنایا ہے جس کا انگ اس مضمون سے خاص تعلق رکھنے کی وجہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔ مترجم۔ ورن سے جمہورا نام کی چہار گانہ تقسیم مراد ہے یعنی براہمن (علم پیشہ) کشتریہ (شجاعت پیشہ و ماہران فنون جنگ) وشیہ (اہل تجارت حرفت و زراعت) شودر (خدمت گار اور محنتی لوگ) دنیا میں یہ تقسیم قدرتی پائی جاتی ہے اور حال کی بعض مہذب قوموں میں بھی اسی قسم کی یا اس سے کسی قدر ملتی ہوئی تقسیم کا موجود ہونا پایا جاتا ہے۔

2- آشرم سے انسان کی زندگی کی چہارگانہ تقسیم مراد ہے ہر حصہ یا مرحلہ 25 برس کا ہوتا ہے پہلے حصہ یعنی برہمچریہ میں مجرد رہ کر تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ دوسرے یعنی گرہ آشرم میں خانہ داری اور تیسرے یعنی بان پرستھ آشرم میں صحرا نشینی اور تصور الہی اور چوتھے یعنی سنیاس آشرم

میں تارک الدنیا ہو کر یوگ کرنا اور آزاد و بے رو رعایت ہو کر دنیا کو راہ راست پر چلنے کی ہدایت کرنا فرض ہوتا ہے۔ مترجم

3۔ سنسکرت میں یہاں "پیٹ میں رکھتا ہے" ہے جو سنسکرت کا محاورہ ہے ہم نے اردو محاورہ کے خیال سے "زیر نظر رکھتا ہے" لکھا ہے۔ مترجم

4۔ مرگ چرم یا مرگ چھالا سے ہرن کی کھال مراد ہے جس کو برہمچاری اوڑھنے یا نیچے بچھانے کے لئے رکھتے ہیں۔ مترجم

5۔ دیکشا سے وہ ڈگری یا سند مراد ہے جو کسی کو خاص درجہ کی لیاقت حاصل کرنے پر بعد تصدیق عطا کی جاوے۔ مترجم

6۔ پنچ مہایگیہ کا بیان ابھی آگے آتا ہے۔

7۔ پرانایام کرنے سے مراد ہے۔

باب 23

1۔ وید کے انگوں سے وہ چھ علوم مراد ہیں جو وید کے دقیق مضامین کی تشریح کرتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

1۔ شکشا(علم فراست) 2۔ کلپ (سنسکاروں یعنی رسوم کے متعلق ہدائتیں اور ہر سنسکار کے متعلق وید منتروں کا انتخاب 3۔ چھند (علم عروض) 4۔ ویا کرن (علم صرف و نحو) 5۔ نرکت (علم لغت) 6۔ جیوتش (علم ہیئت و ہندسہ جس میں ریاضی کی تمام شاخیں یعنی حساب، مساحت، اقلیدس، اور جبرومقابلہ، علم طبیعات ارضی (جیولوجی) اور جغرافیہ وغیرہ بھی شامل ہیں) مترجم

2۔ دیکھو صفحہ 195 لغایت 199۔ مترجم

3۔ سوامی جی کی تصنیفات میں سے ایک کتاب کا نام ہے۔ مترجم

4۔ ہون کرنے کی چیزیں یہ ہیں۔ 1۔ مقوی مثلاً گھی، بادام کشمش، کھوپرا، پستہ، مونگ پھلی، چلغوزہ، چرونجی، چاول، جو، گیہوں، ارد، موہن بھوگ، لڈو، کھیر، کھچڑی، بھات وغیرہ 2۔ شیریں مثلاً شکر، چینی، شہد، چھوارے، کشمش، وغیرہ 3۔ خوشبودار مثلاً کیسر، کافور، کستوری، اگر، تگر، چندن چورا، جائفل، جاوتری، لوبان، گوگل، الایچی، چھرچھریلا، بانچھڑ، ناگرموتھا، لونگ وغیرہ 4۔ دافع مرض مثلاً گلوے، اندرجو، کپور کچری، مکھانہ وغیرہ۔ مترجم

5۔ جو چیز ہوم کرنے کے لئے تیار کی جائے۔ اس میں سے ایک بار 6 ماشہ یا تولہ بھر آگ میں ڈالنی چاہیے اسی کا نام آہوتی ہے۔ مترجم

6۔ یہاں سوامی جی کا اپنی پنچ مہایگیہ ودھی کی طرف اشارہ ہے۔ اس میں سوامی جی نے تیتریہ

اپنشد کے حوالے سے بھو کا ترجمہ پران (سب کو قائم رکھنے والا اور باعث حیات) بھوہ کا ترجمہ اپان (دکھوں کا ناش کرنے والا یا راحت بخش عالم) اور سوہ کا ترجمہ ویان (سب میں سمایا ہوا یا محیط کل) ایشور کیا ہے۔ مترجم

7- سشرت کی چکتسا ستھان رساین پرکرن ادھیائے 29 میں سوم کا بیان اس طرح لکھا ہے کہ سوم کی 24 قسمیں ہیں۔ وہ ایک دودھ والی لتا (بیل) ہوتی ہے پندرہ پتے شکل پکش (روشن پندرواڑے) میں نکلتے ہیں اور اندھیرے پندرواڑے میں گرجاتے ہیں ہر روز ایک پتا آتا ہے اور پورنماشی کے دن پورے پتے ہوتے ہیں۔ پھر ایک ایک پتہ ہر روز گرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اماوس کو ننگی بیل رہ جاتی ہے۔ گھی کیسی خوشبو لہسن کیسے پتے' بیل سنہری روپہلی اور بعض سانپ کی کینچلی کی طرح زردی مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ ہمالیہ۔ ملایا۔ شری پربت' (دیوگری) پاری یا ترک (کوہ شوالک) وندھیاچل دیوسند وغیرہ پہاڑ کی جھیلوں کشمیر وتستاندی کے شمال اور دریائے سندھ پر پائی جاتی ہے اس کا عرق بیل کو سونے کی سوئی سے چھید کر نکالا جاتا تھا۔ لکھا ہے کہ اس کے پینے سے بہت بڑی عمر اور جسم از سرنو تیار تازہ توانا ہو جاتا ہے اور کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ مترجم

8- یہ خاص سنسکرت زبان کی اصطلاح ہے انسان جیسا کہ وہ ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے ایک جنم والا کہلاتا ہے اور جب وہ استاد سے تعلیم پاکر میدان علم میں قدم رکھتا اور نئی روحانی زندگی حاصل کرتا ہے اس کو دوجنما یعنی دوسرے جنم والا کہتے ہیں۔ مترجم

9- نمہ نگھننو ادھیائے 2 کھنڈ 7 میں ان (اناج یا کھانا وغیرہ) کا مترادف آیا ہے اس لئے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ عالموں کی کھانے وغیرہ سے تواضع کرنی چاہیے۔ مترجم۔

باب 24

1- تنتر کی کتابیں دام مارگیوں یا شاکتوں کے مت کی کتابیں ہیں۔ یہ لوگ عورتوں کو ننگا کھڑا کر کے ان کے اندام نہانی کی پوجا کرتے ہیں اسی طرح ایک مرد کو ننگا کر کے اس کے عضو مخصوص کو عورتیں پوجتی ہیں۔ عورت کو درگا اور مرد کو بھیروم کہتے ہیں۔ مترجم۔

2- بھیروی چکروام مارگیوں کے جلسہ کا مکان ہوتا ہے۔ جس میں وہ ننگے مرد عورت کی پوجا کرتے ہیں۔ دیکھو گپت پرکاش مصنفہ سنت پربھودیال۔ مترجم

3- پانی اور زمین کے درمیان باپ اور بیٹی کا رشتہ ایک قدرتی خیال ہے اور ساتھ ہی یہ خیال دیگر ان کو خاوند بیوی کہیں۔ تب بھی بیجا نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال مصر کے دیوتاؤں اسس (Isis) اور اومیرس (Osiriss) میں موجود ہے یعنی اسس سے مصر کی زمین مراد ہے اور اویرس سے

دریائے نیل مراد ہے۔ جس کو مصر کا خاوند خیال کیا جاتا ہے۔
4- بھگ عورت کے اندام نہانی کو کہتے ہیں۔ مترجم
5- کرم اندریوں سے وہ قوتیں مراد ہیں جن سے کل حرکات خارجی یا افعال ظاہری انجام پاتے ہیں۔ مترجم
6- اس مقام پر جس رچاکا ذکت کے مصنف نے حوالہ دیا ہے۔ وہ یجر وید کے ادھیائے پچ کا پندرہواں منتر ہے۔ جس کا ترجمہ اوپر کیا جا چکا ہے۔ مترجم
7- اتی راتربرت سوم یگیہ کے موقع پر آدھی رات کے قریب یگیہ سے فارغ ہو کر دودھ وغیرہ پینے کو کہتے ہیں۔ مترجم
8- پرایہ نیہ یگیہ وہ ہون ہوتا تھا جس میں ہوم کے عرق کی آہوتی دی جاتی تھی۔ مترجم
9- ادئے نینیہ یگیہ ہون کے آخری حصہ کو کہتے ہیں۔ مترجم
10- پراتایام سے مراد ہے جو یوگ کا چوتھا درجہ ہے۔ مترجم
11- اڑاناڑی دھڑ کے دائیں پہلو اور ناک کے بائیں نتھنے میں ہوتی ہے اور پنگلا بائیں پہلو اور ناک کے دائیں نتھنے میں اور جہاں یہ دونوں ناڑیاں ملتی ہیں اس ناڑی کو سشمنا کہتے ہیں۔ مترجم
12- کورم کی تشریح دیکھو پرانوں کی تفصیل میں۔
13- ویدوں کے متعلق پرششنا (تتمہ) کے نام سے چند کتابیں بنی ہوئی ہیں جن میں ان باتوں کو بیان کیا گیا ہے جن کا ذکر شروت سوتروں میں رہ گیا تھا۔ اسی طرح ویدوں کے لئے انوکرمنی یعنی انڈکس یا ردیف وار فہرست مضامین بنی ہوئی ہے جس میں ہر منتر کا پہلا لفظ اس کا چھند رشی اور دیوتا لکھا ہے۔ یہ سب کتابیں وید کے اندر شامل نہیں۔ بلکہ ویدوں کے پڑھنے والوں کی آسانی اور امداد کے لئے بعد میں بنائی گئی ہیں۔ مترجم
14- اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "جہاں ست (اڑا) اوراست (پنگلا) ناڑیاں ملتی ہیں وہاں غوطہ لگانے یعنی دھیان کرنے سے وہ (منور بالذات پرمیشور) کو پاتے ہیں یا کرہ آفتاب کو جاتے ہیں۔ مترجم
15- یجروید ادھیائے 33 منتر 43 مترجم
16- دیکھو کتاب ہذاء مترجم

باب 26

1- بدرجی نے بھی فرمایا ہے۔ یعنی جو ایسے شخص کو پڑھاتا ہے جو پڑھ نہیں سکتا اسے بیوقوف کہتے ہیں۔ مترجم
2- بہو بریہی سماس وہ اسم مرکب ہے جس میں دونوں الفاظ صفت واقع ہوں اور دونوں مل کر

ایک اور تیسری چیز کی تعریف کرتے ہوں۔ اس مرکب سے ایک ایسی غیر شے مفہوم ہوتی ہے جو مرکب کے الفاظ سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً پیتامبر کے لفظی معنی زرد کپڑا ہیں۔ مگر اس سے وہ شخص مراد ہے جو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ گت پتر (گم کردہ فرزند) سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کا لڑکا گم ہو گیا ہو۔ اندر شترو (آفتاب دشمن) سے وہ جس کا دشمن سورج ہو یعنی بادل مراد ہے۔ مترجم

3- کرم دھاریہ سماس سے وہ مرکب مراد ہے جس میں پہلا لفظ صفت ہو اور دوسرا موصوف مگر بوجہ مرکب ہو جانے کے پہلے لفظ کی علامت گر گئی ہو۔ یہ مرکب تت پرش کی ایک قسم ہے۔ مثال کرشن سرپم (کالے سانپ کو) بجائے کی کرشنم سریم مترجم۔

باب 27

1- دیکھو رگ وید۔ منڈل 1، سوکت 164، منتر 46 مترجم

2- رگ وید۔ منڈل 7 سوکت 35 منتر 13 مترجم

3- یجروید ادھیائے 4 منتر 8 مترجم

4- اس منتر کا ترجمہ سوامی جی نے وید بھاشیہ بھومکا میں نہیں کیا ہے۔ مگر ہم نے یجروید بھاشیہ سے لکھ دیا ہے۔ مترجم

باب 28

1- وہ کتابیں جو رشیوں کے اصول کے مطابق یا خود رشیوں کی بنائی ہوئی نہ ہوں۔ مترجم

2- مراد یہ ہے کہ جس بات کی جڑ وید میں نہیں ہے۔ اس کی تشریح بھی ان کتابوں میں نہ ہونی چاہیے اور اگر ان میں کوئی ایسی بات ہے جس کا اشارہ ویدوں میں نہیں پایا جاتا تو وہ ماننے کے لائق نہیں۔ مترجم

باب 29

1- شاید یہ وہی تقسیم ہے جو عام گانیوالوں کی اصطلاح میں تگن (چلت) رکن۔ اور ٹھان نامزد کی جاتی ہے۔

2- سام وید میں جو سوکت صرف 3 منتروں کا ہوتا ہے اسے ترک کہتے ہیں۔ مترجم

باب 30

1- جب کسی کو دور سے باآواز بلند پکاریں تو اس وقت ادات انداد اور سورت تینوں کا اس طرح

ایک تار بندھ جاتا ہے کہ تینوں ایک ہی سنائی دیتے ہیں یعنی ان کے درمیان تمیز نہیں ہوتی۔
بس اسی کو ایک شرت کہتے ہیں۔ دیکھو اشتادھیائی ادھیائے پاد 2 سوتر 23 مترجم
2- دیکھو پنڈت تلسی رام سوامی کرت سام وید بھاشیہ کا اپودگھات صفحہ 8- مترجم